نمبر ۱۰۱ | مورخہ ۲۱ فروری سنہ ۱۹۳۳ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۵ شوال سنہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۹۔فروری بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو ابھی تک کھانسی کی شکایت ہے۔کل رات اسہال اور پیٹ درد کی تکلیف بھی رہی۔آج نسبتاً یہ شکایت کم ہے۔احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ۔

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔کہ میاں محمد کالو صاحب جولاہو کے رہنے والے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرانے صحابہ میں سے تھے۔ اور دس بارہ سال سے لاہور سے۔قادیان ہجرت کر کے آ گئے ہوئے تھے۔ ۱۸۔فروری تقریباً ۸۰۔سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے ہیں احباب دُعائے مغفرت فرمائیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دہریت کا علاج اور خدا نمائی کی ضرورت

(فرمودہ ۲۱ فروری سنہ ۱۹۰۵ء)

فرمایا "دہریہ پن کو اگر کوئی شے جلا سکتی ہے۔تو وہ صرف انبیاء کا وجود ہے۔ورنہ عقلی دلائل سے وہاں کچھ نہیں بنتا۔کیونکہ عقل کی حد سے تو بیشتر ہی گزر کر وہ دہریہ بنتا ہے۔پھر عقل کی پیش اس کے آگے کب چلتی ہے"

فرمایا۔کہ آج کل خدا نمائی کی بڑی ضرورت ہے۔در اصل اگر دیکھا جائے تو خدا کی ہستی سے انکار ہو رہا ہے۔بہت لوگوں کا یہ خیال ہے۔کہ کیا ہم خدا کی ہستی کے قائل نہیں ہیں۔وہ اپنے زعم میں سمجھتے ہیں۔کہ خدا کو وہ مانتے ہیں لیکن ذرا غور سے ایک قدم رکھیں۔تو ان کو معلوم ہو۔کہ وہ درحقیقت قائل نہیں ہیں۔کیونکہ اور اشیاء کے وجود کے قائل ہونے سے جو حرکات اور افعال ان سے صادر ہوتے ہیں۔وہ خدا کے وجود کے قائل ہونے سے کیوں صادر نہیں ہوتے۔ مثلاً جبکہ وہ سم الفار سے واقف ہے۔کہ اس کے کھانے سے آدمی مر جاتا ہے۔تو وہ اس کے نزدیک نہیں جاتا۔اور نہیں کھاتا۔کیونکہ اسے یقین ہے۔کہ میں اگر کھا لونگا۔تو مر جاؤنگا۔پس اگر خدا کی ہستی پر بھی یقین ہوتا۔تو وہ اسے مالک خالق اور قادر جان کر نافرمانی کیوں کرتا۔پس ظاہر ہے۔کہ بڑا ضروری مسئلہ ہستی باری تعالیٰ کا ہے۔اور قابلِ قدر وہی مذہب ہو سکتا ہے۔جو کہ اسے نئے نئے لباس میں پیش کرتا ہے۔تاکہ دلوں پر اثر پڑ سکے۔در اصل یہ مسئلہ ام المسائل ہے۔اور اسلام اور غیر مذاہب میں ایک فرقان ہے۔عیسائیوں نے بھی فرقان کا دعوےٰ کیا ہے کہ انجیل نے ایمانداروں کی فلاں فلاں علامت قرار دی ہے۔مگر اب وہ کسی میں بھی پائی نہیں جاتی۔جس سے معلوم ہوتا ہے۔کہ ان میں ایمان کا نام و نشان نہیں۔مگر اسلام میں فرقان کی سب علامات موجود ہیں۔"

(الحکم ۱۰۔مارچ سنہ ۱۹۰۵ء)

اخبار احمدیہ

مبلغین اسلام کا عدن سے خط

حکیم فضل الرحمن صاحب کا ۸ فروری کا عدن سے روانہ کیا ہوا خط موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے اپنی اور مولانا درد صاحب ایم۔اے کی خیر و عافیت کی اطلاع دی ہے۔ نیز جہاز میں تبلیغی مصروفیتوں کا ذکر کیا ہے۔ حکیم صاحب کی برگیڈیر بیڈ فورڈ سے جو کہ جنرل ہنس مکتی فوج کے سب سے اعلےٰ افسر کے سکرٹری ہیں۔ اور ان کے ہمراہ ولایت جا رہے ہیں۔ وفات مسیح پر از روئے انجیل گفتگو ہوئی۔ جب ان کے سامنے از روئے بائیبل لعنت کا مفہوم رکھا گیا۔ اور انجیل سے ہی بتایا گیا۔ کہ جو صلیب پر مارا جائے۔ وہ لعنتی ہوتا ہے۔ اب اگر یسوع مسیح صلیب پر فوت ہوئے۔ تو سمجھ لو۔ وہ کیا ٹھیرے۔ تو بیڈ فورڈ صاحب حیران و ششدر رہ گئے۔ اور اس مسئلہ کو چھوڑ کر اسلامی پردہ پر گفتگو شروع کر دی۔ اس کے متعلق بھی جب ان کے اعتراضات کے معقول جواب دیئے گئے۔ تو اٹھکر چلے گئے ۔

مسجد احمدیہ لاہور میں جلسہ

مولوی ظفر علی۔ مولوی احمد علی اور بابو حبیب اللہ صاحبان نے اہل حدیث کی مسجد متصل اسلامیہ کالج میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراضات کر کے پبلک میں غلط فہمی پھیلانے کی کوشش کی۔ اور احمدیوں کو باوجود بلانے کے وقت دینے سے انکار کر دیا۔ ۱۳- فروری کو جامع مسجد احمدیہ لاہور میں جماعت احمدیہ لاہور نے ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔اے پریذیڈنٹ احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ نے سلسلہ وار ہر ایک اعتراض کے جوابات دیئے۔ بعض لوگ جو شر اور شرارت کی غرض سے آئے تھے۔ انہوں نے شور ڈالنے کی کوشش کی۔ لیکن اپنے ناپاک ارادہ میں خائب و خاسر رہے۔ کسی نے چار پتھر بھی پھینکے۔ لیکن جن دوستوں کو ضرب آئی۔ اور زخمی ہوئے۔ باوجود تکلیف کے نہایت صبر و سکون سے بیٹھے رہے لیکچر کے اختتام پر سوالات کا کھلا موقعہ دیا گیا۔ اور قریباً دس اصحاب نے مختلف سوالات کئے۔ بعض نے اعتراض لکھ کر دیئے ان سب کے جواب دیئے گئے۔ اور کامیابی کے ساتھ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ خاکسار ملک فضل احمد سکرٹری تبلیغ لاہور۔

جماعت احمدیہ بھاٹی دروازہ لاہور کی تبلیغی جدوجہد

جماعت احمدیہ لاہور کے حلقہ بھاٹی دروازہ نے تبلیغ اسلام اور حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کے کلام پاک کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے "انجمن دعوت الحق بھاٹی دروازہ لاہور" قائم کی ہے۔ انجمن کی طرف سے عید الفطر کے موقع پر چار مختلف قسم کے بارہ ہزار اشتہار دیواروں پر چسپاں۔ اور دستی تقسیم کئے گئے۔ اور ہر ماہ انشاء اللہ ایک تبلیغی ٹریکٹ شائع ہوا کرے گا۔ جس میں اعتراضات کے جوابات اور تبلیغ احمدیت کی جائے گی۔ خاکسار ذکار اللہ۔ اسسٹنٹ سکرٹری ۔

سیالکوٹ سے ایک احمدی کا تبادلہ

مرزا شریف بیگ صاحب سیالکوٹ میں بعہدہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل قریباً ساڑھے چار سال تک رہے ہیں آپ ایک نہایت مخلص اور جوشیلے احمدی ہیں۔ تبلیغ کا خاص شوق رکھتے ہیں۔ انصار اللہ میں نہایت اخلاص سے کام کیا۔ انجمن احمدیہ سیالکوٹ کے آڈیٹر تھے اور اس کام کو باحسن سر انجام دیتے رہے اب ان کا تبادلہ ضلع گوجرانوالہ میں ہو گیا ہے۔ بابو قاسم الدین صاحب ریکارڈ کیپر ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے ان کے اعزاز میں ایک پُر تکلف دعوت دی۔ جس میں علاوہ احمدی احباب کے غیر احمدی معززین بھی مدعو تھے۔ پھر انجمن احمدیہ سیالکوٹ نے ان کے اعزاز میں ایک الوداعی دعوت بصورت ٹی پارٹی دی۔ جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ ۔

شکریہ

میں اپنے لڑکے کے امتحان ضلعداری میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کر رہا ہوں۔ عزیز امتحان میں کامیاب ہو گیا ہے۔ جو دوست دعا کرتے رہے۔ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ خاکسار محمد شفیع قریشی۔ کالا باغ ۔

تلاش گمشدہ

مولوی فدا محمد بعمر ۲۶ سال۔ گندم گوں رنگ۔ داغ چیچک بر رخسار راست پسر مولوی محمد سعید اخوندزادہ المعروف امام بابا ر کوہی۔ علاقہ کوہستان یاغستان عرصہ ۷ سال سے مفقود الخبر ہے۔ کسی دوست کو معلوم ہو۔ تو صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب امیر جماعت احمدیہ ٹوپی ضلع پشاور کو مطلع فرمائیں۔ مبلغ پندرہ روپے انعام بھی دیا جائے گا

درخواست ہائے دعا

۱۔ عاجز تقریباً چھ ماہ سے تکالیف میں مبتلا ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اپنے رحم سے مخلصی عطا فرمائے۔ خاکسار عبد الغفور خان کراچی

۲۔ مجھے کئی ماہ سے آنکھ میں تکلیف ہے۔ دوست شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار فضل الرحمن۔ خوردہ (اڑیسہ)

۳۔ بندہ اس وقت چند ایک مشکلات میں ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ خداوند کریم دور فرمائے۔ خاکسار غلام نبی ریاسی ریاست جموں

۴۔ مولوی علی احمد صاحب ایم۔اے بھاگلپوری تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بوجہ پیر میں موچ آجانے کے سخت بیمار ہیں۔ بوجہ ضعف قدیم مرض کا بھی دورہ شروع ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار عبد الباقی از بھاگلپور ۔

۵۔ خان عبد الرحیم خان صاحب حصاری بعارضہ دردِ قولنج بیمار ہیں۔ اُن کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔
اہلیہ عبد الرحیم خان حصاری۔ ضلع ہزارہ۔

دعائے مغفرت

میرے حقیقی عمو صاحب شیخ غلام مصطفےٰ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے احمدی تھے ۷۔ فروری کو وفات پا گئے ہیں۔ احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ خاکسار شیخ یوسف علی پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔

دوسرا یوم التبلیغ

تمام غیر مسلموں خصوصاً ہندوؤں کو تبلیغ اسلام کیجائے

۵۔ مارچ کو جو یوم التبلیغ مقرر کیا گیا ہے۔ اس میں غیر مسلموں خصوصاً ہندوؤں کو دعوت اسلام دینا ہے۔ یعنی یہ دن غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ جیسا کہ پہلا یوم التبلیغ غیر احمدیوں میں تبلیغ کرنے کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ احباب اس بات کو اچھی طرح نوٹ کر لیں۔ اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ ذرائع و طریقے تبلیغ کے ابھی سے مقرر کر کے اطلاع دیں کہ کون کون دوست کس کس طریقے سے اس دن تبلیغ کریں گے ۔

اس قسم کی فہرستیں بنا کر بہت جلد مجھے بھجوا دیں۔ تاکہ یہ انتظام ہو سکے۔ کہ اس دن کوئی احمدی تبلیغ کرنے سے محروم نہ رہے ۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

یکم مارچ کا مصباح تبلیغی نمبر

چونکہ ۵ مارچ ۱۹۳۳ء کو یوم التبلیغ ہے۔ اس لئے یکم مارچ ۱۹۳۳ء کا مصباح تبلیغی نمبر ہو گا۔ اس میں ہندو کتب۔ و بائیبل اور سکھ مذہب کی کتابوں سے آخری زمانے کے مصلح موعود کی پیش گوئیاں دکھائی جائیں گی۔ اور صداقت اسلام۔ و احمدیت کا ثبوت ہو گا۔ تیرہ پرچوں کی قیمت ایک روپیہ۔ فی پرچہ ڈیڑھ آنہ (۱۔۶)

ایک روپیہ سے کم کے لئے ٹکٹ بھیجدیں۔ اگر آپ ناموں کی فہرست بھیجدیں۔ تو ہمیں سے پرچے بھجوا دئے جائیں گے۔ جلدی درخواستیں بھیجدیں۔ تا بعد میں پرچے ختم ہو جانے کی وجہ سے تعمیل نہ ہو سکنے کا افسوس نہ ہو ۔ پتہ:- مہتمم طبع و اشاعت قادیان ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل — 133

نمبر ۱۰۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

یوم التبلیغ کے متعلق زمیندار کی شرارت آمیز غلط بیانی

۵ مارچ کو غیر مسلموں خصوصاً ہندوؤں کو تبلیغ اسلام کی جائیگی

اخبار "زمیندار" کو اگر شرافت وانسانیت کا کچھ بھی پاس ہو۔ حق وانصاف سے ذرہ بھر بھی تعلق ہو۔ اور احکام شریعت اسلامیہ کا تھوڑا سا بھی احساس ہو۔ تو وہ آئے دن جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹ اور افترا۔ بدزبانی۔ اور بیہودہ گوئی کے طومار نہ باندھتا ہے۔ غلط بیانی۔ اور دھوکہ دہی سے کام نہ لے۔ اور ذلت آمیز ناکامیوں ونامرادیوں کو فراموش نہ کردے۔ لیکن چونکہ اس نے ہمارے مقابلہ میں تمام مذہبی۔ اور اخلاقی اور انسانی پابندیوں کو خیرباد کہہ رکھا ہے۔ اور ہر ناجائز حرکت کو جائز قرار دے لیا ہے۔ اس لئے نہایت بے باکی سے دھوکہ۔ فریب۔ جھوٹ اور افترا پردازی سے کام لیتا رہتا ہے اس کے ثبوت میں تازہ لیکن نہایت ہی شرمناک مثال اس کی وہ تحریریں ہیں۔ جو ۵۔ مارچ کے یوم التبلیغ کے خلاف وہ شائع کر رہا ہے۔ اور جن میں دیدہ دانستہ دروغگوئی کا مرتکب ہو کر مسلمانوں کو مشتعل کرنے میں کوشاں ہے۔

۵ مارچ کے یوم التبلیغ کی غرض

اس کے متعلق جو اعلانات "الفضل" میں شائع ہو چکے ہیں ان کو پڑھ کر ایک معمولی عقل وسمجھ کا انسان بھی بآسانی معلوم کر سکتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ دن اپنی جماعت کے لئے اس مقصد اور مدعا کو مدنظر رکھتے ہوئے مقرر فرمایا ہے۔ کہ تمام غیر مسلموں۔ اور خصوصاً ہندوؤں کو اس دن تبلیغ اسلام کی جائے۔ ان کے لئے اسلام کے متعلق صحیح اور درست معلومات مہیا کئے جائیں۔ ان پر اسلام کی صداقت اور فضیلت ظاہر کی جائے۔ اور انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی جائے۔ اس بارے میں اعلانات بالکل صاف اور واضح ہیں۔ چنانچہ پہلے ہی اعلان میں درج ہے:۔

"۵۔ مارچ کو جو یوم التبلیغ مقرر کیا گیا ہے۔ اس میں غیر مسلموں خصوصاً ہندوؤں کو دعوت اسلام دینا ہے یعنی یہ دن غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کے لئے مخصوص کیا گیا ہے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

پھر ۱۲ فروری کے "الفضل" میں جو مفصل مضمون لکھا گیا ہے۔ اس کا عنوان ہی یہ ہے۔ کہ "غیر مسلموں خصوصاً ہندوؤں کو تبلیغ" اور اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا جو ارشاد درج کیا گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے:۔

"اس دن مخاطب ہندو ہوں۔ مسلمان نہ ہوں"۔ "اس دن اہل ہنود کو مخاطب کیا جائے۔ سکھوں اور عیسائیوں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح جہاں دیگر مذاہب کے لوگ پائے جائیں۔ انہیں بھی اسلام کی تبلیغ کی جائے"

یہ الفاظ ۵ مارچ کے یوم التبلیغ کی غرض وغایت وضاحت کے ساتھ ظاہر کر رہے۔ اور بتا رہے ہیں۔ کہ اس دن جماعت احمدیہ کے ہر ایک فرد کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے۔ کہ غیر مسلموں اور خصوصاً ہندوؤں کو تبلیغ اسلام کرے۔

"زمیندار" کی غلط بیانی

کوئی شخص جو مسلمان کہلاتا ہو۔ خواہ جماعت احمدیہ کا کتنا ہی بڑا مخالف اور معاند کیوں نہ ہو۔ غیر مسلموں کو تبلیغ اسلام کرنے کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ حتیٰ کہ "زمیندار" کو بھی یہ جرأت نہیں ہوئی۔ کہ اس بات کے خلاف آواز اُٹھائے لیکن چونکہ اس کے لئے یہ بھی ناممکن تھا۔ کہ اس موقعہ پر خموش رہ سکے۔ اس لئے اس نے دیدہ دانستہ جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے ۵ مارچ کے یوم التبلیغ کے خلاف اپنے ناظرین کو مشتعل کرنے اور اس دن کی تبلیغ میں روک ڈالنے کے لئے لکھا ہے:۔

"قادیانی امت نے اپنے خلاف اسلام اور گمراہ کن عقائد کی تبلیغ کے لئے ۵۔ مارچ کی تاریخ مقرر کی ہے۔ اور اعلان کیا ہے۔ کہ اس دن ہر مرزائی جلسے کر کے اور مسلمانوں کے گھروں میں پہونچ کر مرزائیت کی تبلیغ کرے۔ ان حالات میں ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے متاع ایمان کو بچانے کے لئے انتہائی کوشش کرے۔ جس کی بہترین صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ ۵ مارچ کو ہندوستان کے ہر شہر اور قصبہ میں مرزائیت کے خلاف جلسے کئے جائیں۔ اور ان جلسوں میں مرزا جی کے کذبات وتناقضات۔ عقائد باطلہ اور انٹ سنٹ الہامات کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دی جائیں۔ تاکہ عام مسلمانوں کو مرزائیت کی اندرونی حقیقت کا پتہ چل جائے۔ اور وہ مرزائیت کے دام تزویر سے بچ سکیں" (زمیندار ۱۷ فروری)

تبلیغ احمدیت کی مخالفت میں "زمیندار" کی ناکامی

قبل ازیں ۸ اکتوبر کو جماعت احمدیہ نے جو یوم التبلیغ منایا وہ غیر احمدیوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے تھا۔ اس کے خلاف بھی "زمیندار" نے ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگایا تھا۔ اور مسلسل کئی دن تک چوکھٹے میں "یوم قادیان" کا اعلان کرتا ہوا یہ تحریک کرتا رہا تھا۔ کہ

"مسلمانان ہند اس تاریخ کو شاندار طریق پر یوم قادیان منائیں۔ اور ہر شہر۔ ہر قصبہ اور ہر بڑے مواضع میں جلسے کر کے قادیان کے ڈھول کا پول کھول دیں۔ علماء کرام سے خاص طور پر اپیل کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس تحریک میں نمایاں حصہ لیں۔ اور حامل دین ہونے کی حیثیت سے دین کی حفاظت اور مسلمانوں کو ارتداد اور گمراہی سے بچانے کے لئے اپنی تمام امکانی کوششیں صرف کر دیں"

لیکن نتیجہ کیا ہوا۔ یہ کہ اور تو اور لاہور میں خود "زمیندار" نے جو مخالفانہ جلسہ کیا۔ وہی اس کی ناکامی اور نامرادی کی تصویر تھا۔ اوّل تو کسی شریف اور معزز انسان نے اس کی صدارت ہی منظور نہ کی۔ "زمیندار" کے آقا ظفر علی صاحب کو خود ہی صدر بننا پڑا۔ پھر تقریر کرنے کے لئے بھی کوئی معقول شخص نہ مل سکا۔ اور مولوی ظفر علی نے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد تین بار تقریر کی۔ حاضرین جلسہ کی تعداد ہزار ڈیڑھ ہزار سے زیادہ نہ تھی۔ حالانکہ لاہور ایسے مقام پر معمولی تماشہ گر بھی اپنے اردگرد اس سے زیادہ تعداد میں لوگوں کو جمع کر لیتا ہے۔ دوسرے مقامات کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ باوجود "زمیندار" کے باربار یہ لکھنے کے کہ "ہر جگہ کے جلسہ کی کارروائی اخبارات کو بھیجی جائے"۔ اور باوجود اپنے علماء سے اپنی تمام امکانی کوششیں صرف کرا دینے کے ایک آدھ جگہ کے ناکام جلسہ کے سوا کوئی اطلاع شائع کرنے کے لئے اُسے میسر نہ آئی۔ اس کے مقابلہ میں ہر مقام اور ہر جگہ کے احمدیوں نے نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغ احمدیت کی۔ اور کوئی روک ان کے رستہ میں حائل نہ ہو سکی

آزمودہ را آزمودن

جب آج سے تھوڑا ہی عرصہ قبل تبلیغ احمدیت میں روک ڈالنے کی کوشش میں "زمیندار" کو عبرتناک ناکامی ہو چکی ہے اور جب وہ اپنے "علماء کرام سے خاص طور پر اپیل" کرکے اور ان سے "اپنی تمام امکانی کوششیں صرف" کرا کر ان کا نتیجہ دیکھ چکا ہے۔ تو اب آزمودہ را آزمودن جہل است کا مصداق بننے کے سوا اسے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ ۲۰ راکتوبر ۱۹۳۲ء کے بعد سے اس وقت تک اس کے لئے کوئی نئے "علماء کرام" نہیں پیدا ہو گئے۔ نہ ہی وہ کوئی نئی "امکانی کوششیں" کہیں سے سیکھ آئے ہیں۔ پھر انہی کو ہماری مخالفت کیلئے آمادہ کرنے سے ہم پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ "زمیندار" لاکھ چیخے چلائے تمام دنیا کے "علماء کرام" کو اپنی امداد کے لئے بلائے۔ ان سے اپنی تمام امکانی کوششیں صرف کرنے کی اپیلیں کرے۔ ہر احمدی بے ساختہ ان کے متعلق یہ کہتا ہوا تبلیغ احمدیت کے میدان میں بڑھتا چلا جائے گا۔ کہ ؎

یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

احمدیت کی کامیابی اور مولوی ظفر علی

کیا انہی علماء کرام کی احمدیت کے خلاف سالہا سال کی تمام امکانی کوششوں کے باوجود خود مولوی ظفر علی صاحب حال ہی میں احمدیت کے متعلق یہ اعلان نہیں کر چکے۔ کہ "یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں"۔

"زمیندار" کے ہمنواؤں سے درخواست

پس ہماری نگاہ میں احمدیت کے خلاف "زمیندار" کی چیخ و پکار پر کاہ جتنی بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ اور وہ ۵ رمارچ کے یوم التبلیغ کے خلاف جس رنگ میں وہ بیہودہ سرائی کر رہا ہے۔ اسے ہم ذرہ بھر بھی وقعت نہیں دیتے۔ تاہم یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اس موقعہ پر "زمیندار" نے اپنی مخالفت کی بنیاد دیدہ دانستہ دہوکا اور فریب پر رکھی ہے۔ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہر احمدی کو ۵ رمارچ کے دن غیر مسلموں اور خصوصاً ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اور "الفضل" میں اسی کے متعلق اعلانات شایع ہو رہے ہیں۔ لیکن وہ احمدیت سے عداوت اور دشمنی کی وجہ سے اس بات کو نظر انداز کر کے مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سمجھدار اور سنجیدہ مزاج مسلمانوں کے لئے زمیندار کی شرارت آمیز بے ہودہ سرائی جو کچھ اثر رکھتی ہے۔ اس سے ہم ناواقف نہیں۔ اور خود "زمیندار" کو بھی اس کے متعلق پورا پورا علم ہے ۲۰ راکتوبر کے یوم التبلیغ کی مخالفت کرنے میں جو ناکامی و نامرادی اسے حاصل ہو چکی ہے۔ وہ ابھی بالکل تازہ ہے۔ لیکن وہ سطحی نظر رکھنے والے قلیل التعداد افراد جو یہ سمجھتے ہوں۔ کہ "زمیندار" جماعت احمدیہ کی مخالفت مسلمانوں کی خیر خواہی اور اسلام کی خدمت سمجھ کر کرتا ہے۔ ان سے ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ ایک لمحہ کے لئے خدارا ضد اور تعصب سے علیحدہ ہو کر غور کریں۔ مسلمانوں کے خیر خواہ اور اسلام کی خدمت کرنے والے کی یہی روش ہونی چاہیئے۔ کہ وہ دیدہ دانستہ دہوکہ اور فریب سے کام لے۔ جس موقع کے متعلق جماعت احمدیہ کو اس کا واجب الاطاعت امام یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ "اس دن مخاطب ہندو ہوں۔ مسلمان نہ ہوں"۔ اسی کی نسبت "زمیندار" کا یہ لکھنا کہ "قادیانی امت نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس دن ہر مرزائی جلسے کرکے۔ اور مسلمانوں کے گھروں میں ہوکر مرزائیت کی تبلیغ کرے"۔ کتنی بڑی بد دیانتی ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ تبلیغ احمدیت ہر احمدی کا فرض ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اس فرض کی ادائیگی سے کسی احمدی کو روک نہیں سکتی۔ اور نہ کوئی احمدی رک سکتا ہے۔ لیکن ۵۔ مارچ کا دن صرف غیر مسلموں۔ اور خصوصاً ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق یہ کہنا۔ کہ مسلمانوں کے گھروں میں ہو کر مرزائیت کی تبلیغ کی جائے گی۔ بہت بڑا دھوکہ ہے۔ شرارت ہے۔

"زمیندار" کی انتہائی شرارت

"زمیندار" اس شرارت میں یہاں تک بڑھ گیا ہے۔ کہ لکھتا ہے:-

"قادیانیوں کا نیا پروگرام یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے گھروں میں جبراً داخل ہو کر فتنہ پھیلائیں۔ اور اس خدمت کو انجام دینے کے لئے عواقب سے لاپرواہ ہو جائیں۔ اور جان دینے سے بھی دریغ نہ کریں۔ جس کے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہو کر فساد برپا کریں۔ لڑائی مول لیں۔ اور مخالفین کو زدوکوب کریں۔ یہ سب باتیں تبلیغ کے بہانہ سے کی جائیں۔ قادیانی امت نے تبلیغ کا یہ نیا طریق وضع کیا ہے۔ کہ لوگوں پر ان کی اندرون خانہ کی زندگی بھی تنگ کر دے"۔ (زمیندار ۱۷ر فروری)

ہم واضح الفاظ میں اوپر بتا آئے ہیں۔ کہ ۵۔ مارچ کے پروگرام میں مسلمان مخاطب ہی نہیں۔ بلکہ وہ پروگرام مسلمانوں کو چھوڑ کر صرف غیر مسلموں اور خصوصاً ہندوؤں کے لئے ہے۔ جب اس میں مسلمان مد نظر ہی نہیں۔ تو پھر مسلمانوں کے گھروں میں جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور جب کوئی احمدی اس دن کے پروگرام کے ماتحت کسی مسلمان کے گھر ہی نہ جائے گا۔ تو جبراً گھر میں داخل ہونے کا موقعہ کیونکر پیش آئے گا۔ اور جب کوئی ایسا موقع ہی پیش نہیں آسکتا۔ تو اس کی بنا پر "زمیندار" نے جو بے ہودہ گوئی کی ہے۔ وہ سراسر شرارت نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

معلوم ہوتا ہے۔ "زمیندار" نے یہ محسوس کرکے کہ تبلیغ احمدیت کے رستہ میں انتہا درجہ کی فریب کاری سے کام لیتے ہوئے بھی وہ کوئی روک حائل نہ کر سکا۔ ہر مقام سے احمدیوں نے کامیابی کے ساتھ تبلیغ کی۔ اور شریف و معزز مسلمانوں نے پوری دلچسپی کے ساتھ اُن کے دلائل سنے۔ اب یہ راہ اختیار کی ہے۔ تاکہ لوگوں کو یہ کہہ کر مشتعل کرے۔ کہ احمدی مسلمانوں کے گھروں میں جبراً گھس کر فساد برپا کرنا۔ اور مخالفین کو زدوکوب کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ ایسا دروغ بے فروغ ہے کہ جس سے معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی فوراً آگاہ ہو سکتا ہے۔ اور معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ "زمیندار" نے احمدیت کی مخالفت میں کس درجہ خلاف انسانیت رویہ اختیار کر رکھا ہے۔

ہر مسلمان کا فرض

دراصل ۵۔ مارچ کا دن غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اور ہر احمدی کا فرض قرار دیا گیا ہے۔ کہ اپنے غیر مسلم دوستوں اور واقفوں کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اسلام کے متعلق گفتگو کرے۔ اسلام کی صداقت سے انہیں آگاہ کرنے کی کوشش کرے۔ اسلام کے خلاف ان کے دلوں میں جو اعتراض ہوں۔ انہیں دور کرے۔ اور بتائے۔ کہ انسان کی پیدائش کی اصل غرض و غایت اسلام ہی کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ ایسا مقدس فریضہ ہے۔ کہ ہر مسلمان کہلانے والے کو جو خواہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ نہ صرف اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ اس میں خود بھی شریک ہونا چاہیئے۔ اور اگر بذات خود شریک نہ ہو سکے۔ تو ہر احمدی کے لئے ہر ممکن آسانی اور امداد مہیا کرنی چاہیئے۔

غیر مسلم اصحاب سے امید

ہمیں اپنے غیر مسلم ہم وطنوں اور خصوصاً ہندوؤں سے امید ہے۔ کہ وہ اس دن کچھ نہ کچھ وقت نکال کر احمدیوں کو اس بات کا بخوشی موقع دیں گے۔ کہ وہ اُن کے سامنے نہایت دوستانہ اور مخلصانہ طور پر اسلام کی تعلیم پیش کر سکیں۔ اسلام کے متعلق صحیح واقفیت بہم پہنچا سکیں۔ اور اسلام کے خلاف جو اعتراضات ان کو ہوں۔ انہیں دور کر سکیں۔ ہر وہ شخص جو مذہب کی قدر سمجھتا ہے۔ یہ بھی اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ مذہب سب سے قیمتی۔ اور بہت بیش بہا چیز ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق اسی دنیا کی زندگی سے نہیں۔ بلکہ مرنے کے بعد کی حالت سے بھی ہے۔ [illegible] مذہب اتنی اہم چیز ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ انسان اس بارے میں تحقیق کے کسی موقعہ کو رائگاں نہ جانے دے۔ اور نہایت ٹھنڈے دل۔ اور ہر قسم کے تعصب سے بالاتر ہو کر اس کے متعلق غور کرے۔ ۵۔ مارچ کو ہماری جماعت کے افراد اسی قسم کا موقعہ مہیا کریں گے۔ امید ہے۔ کہ غیر مسلم اصحاب اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اور اگر اس دن کسی کے پاس کوئی احمدی نہ پہونچ سکے۔ تو وہ خود کسی احمدی سے مل کر اسلام کے متعلق اپنی واقفیت بڑھانے کی کوشش کریں گے۔

دنیا میں سچا مذہب صرف اسلام ہی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا یہ مضمون جو ریویو آف ریلجنز میں شایع ہو چکا ہے۔ یوم التبلیغ کے سلسلہ میں شایع کیا جاتا ہے تاکہ احباب غیر مسلم اصحاب کے سامنے اسلام کی صداقت پیش کرنے میں اس سے مدد حاصل کر سکیں۔ اس مضمون کو برادر محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے ٹریکٹ کی صورت میں بھی چھپوایا ہے اور فی ٹریکٹ ایک پیسہ قیمت رکھی گئی ہے۔ تعلیم یافتہ غیر مسلموں میں تقسیم کرنے کے لئے بہت مفید چیز ہے (ایڈیٹر)

تیرہ سو سال قبل عرب کی حالت

کہا جاتا ہے۔ کہ عرب آج سے تیرہ سو سال پہلے نہایت تاریک اور جہالت سے بھرا ہوا تھا۔ نہ اس کا کوئی تمدن تھا نہ اس کی کوئی تہذیب تھی۔ نہ وہ علوم کے ترقی دینے میں دنیا کی کوئی مدد کر رہا تھا۔ بلکہ دوسروں کے دریافت کردہ علوم کے سیکھنے کی طرف بھی وہ توجہ نہیں کرتا۔ جبکہ دنیا کے مختلف حصوں کے لوگ انسانی فطرت پر غور کر کے اس نتیجہ پر پہنچ چکے تھے۔ کہ انسان فطرتاً شہری زندگی سے مناسبت رکھتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ شہروں اور گاؤں میں اپنا ٹھکانا بنا رہے تھے۔ وہ ابھی سوائے شاذ و نادر کے وحشت کی زندگی اور جنگل کی رہائش کو اپنے لئے پسند کرتا تھا۔ اور ایک جگہ ٹک کر رہنا اسے مصیبت معلوم ہوتا تھا۔ سوائے سخاوت اور مہمان نوازی کے کوئی قانون اخلاق اس کے چال چلن کا نگران نہ تھا۔ اس وحشیانہ زندگی کی وجہ سے انسانی زندگی اس کی نگاہ میں کوئی قدر و قیمت نہ رکھتی تھی۔ انسان کی موت اس کی نگاہ میں ایک روزمرہ کی تبدیلی تھی جس کے پیدا کرنے کے لئے وہ بارہا خود شوق سے سعی کرتا تھا۔ اور اس کا تماشا دیکھتا تھا۔ انسانی زندگی وہ ایک حباب کی طرح سمجھتا تھا۔ کہ جس کا ظاہر ہونا اور فنا ہونا ایک دلچسپ نظارہ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ اور وہ کوئی وجہ نہیں دیکھتا تھا۔ کہ قانون قدرت پر غور کر کے اور اس کی مخفی ڈائنا میکل طاقتوں کو معلوم کر کے وہ اس نظارہ کو زیادہ دیرپا بنانے کی کوشش کرے۔ بلکہ تعجب نہیں۔ کہ وہ اپنے دل کے باریک گوشوں میں ایسی ہر ایک سعی کو نفرت کی نظر سے دیکھتا ہو۔ موت اس کے خیالات کو صرف ان دو باتوں کی طرف پھیرتی تھی۔ مرنے والے کے لئے لمبا سوگ کیا جائے۔ اور جو شخص مارا جائے۔ اس کے قاتلوں سے عبرتناک بدلہ لیا جائے۔ مگر یہ سوگ یا انتقام اس لئے نہیں ہوتا تھا۔ کہ وہ انسانی زندگی کو قدر و قیمت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ بلکہ صرف اس لئے کہ وہ اس میں بھی اپنے لئے دلچسپی اور فخر کے سامان پیدا کرنا چاہتا تھا۔ غرض عرب باوجود دنیا کی ترقی کے اور باوجود اس وقت کی دو زبردست تہذیبوں کے درمیان گھرے ہونے کے اپنی جگہ پر کھڑا تھا۔ اور رومی اور ایرانی ترقی اس پر بالکل اثر نہ ڈال سکی تھی ٭

ایک غلط استنباط

کہا جاتا ہے۔ کہ اس ملک اور اس تہذیب میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا پیدا ہونا اور نشو و نما پانا دلالت کرتا ہے کہ وہ مذہب جو انہوں نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اسی قسم کے لوگوں کی اصلاح کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ وہ یقیناً تہذیب اور شائستگی اور روحانی پاکیزگی کی طرف لانے والا تھا۔ مگر ان ہی لوگوں کو جو انسانیت کے ابتدائی مدارج کو طے کر رہے ہوں وہ ان لوگوں کے لئے جو ہزاروں سالوں کی کوششوں کے بعد تہذیب اور شائستگی اور اخلاق کے مفہوم کو نہایت وسیع کر چکے تھے۔ ہرگز مفید نہیں ہو سکتا۔ ہاں اس مفہوم کو سمجھنے کی قابلیت پیدا کر دینے میں بے شک کار آمد ثابت ہوا ہے۔ اور آئندہ ایسے ہی لوگوں کو جو عربوں کی طرح کے ہوں۔ تہذیب و اخلاق کی طرف کھینچ لانے میں ایک مفید آلہ کا کام دے سکتا ہے

اسلام اور تدریجی ترقی

وہ کہتے ہیں کہ کیا علم ارتقاء سے ہمیں یہی بات معلوم نہیں ہوئی۔ کہ ہر ایک چیز جس جگہ پیدا ہوتی ہے۔ وہ اپنی ارد گرد کی چیزوں سے ہی مناسبت رکھتی ہے۔ اور یہ کہ ارتقاء کے ساتھ مدارج کی پابندی لگی ہوئی ہے۔ ایک درجہ کے بعد اس کے آگے کا درجہ ہی طے کیا جاتا ہے۔ نہ کہ بیچ کے درجے چھوڑ کر اوپر کے درجوں کو حاصل کیا جاتا ہے پس اسلام ایک اچھا مذہب ہے مگر ابتدائی حالت کے لوگوں کے لئے۔ نہ کہ ترقی یافتہ لوگوں کے لئے

اسلام اس وقت کے حالات کا نتیجہ نہیں

ہمارے نزدیک ان لوگوں کی یہ بات تو درست ہے۔ کہ اسلام اس وقت آیا ہے۔ جب عرب کی حالت کیا بلحاظ اخلاق کے اور کیا بلحاظ علم کے بالکل گری ہوئی تھی۔ اور ہم اس بات کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ مسئلہ ارتقاء کے ماتحت ترقی اپنے دائرہ کے اندر اور گرد و پیش کے حالات کے مطابق ہونی چاہئے لیکن ہمارے نزدیک ان کا یہ نتیجہ نکالنا درست نہیں۔ کہ اسلام صرف عربوں یا انہی کی طرح کے اور لوگوں کے لئے مفید تھا۔ کیونکہ یہ نتیجہ تب نکالا جا سکتا ہے۔ جبکہ اسلام کو اس وقت کے حالات کا نتیجہ قرار دیا جائے۔ مگر اسلام اس وقت کے حالات کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ اس کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام کے ذریعہ نازل کیا گیا ہے۔ اور جس طرح یہ ضروری ہے۔ کہ جو تعلیم اور خیالات گرد و پیش کے حالات کے مطابق قدرتی طور پر پیدا ہوں۔ وہ ان حالات کے مناسب اور مطابق ہوں۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جس تعلیم کو خدا تعالےٰ کی طرف سے عام قانون قدرت کے علاوہ خاص ضروریات انسانی کو مد نظر رکھ کر بھیجا جائے۔ وہ نہایت تاریک حصہ دنیا میں نازل کی جائے۔ کیونکہ بصورت دیگر یہ بات کیونکر معلوم ہوگی۔ کہ وہ تعلیم حالات گرد و پیش کا ایک قدرتی نتیجہ ہے۔ یا رب العالمین خدا کا ایک خاص عطیہ اسلام کا یہ دعوےٰ محض دعوےٰ ہی نہیں۔ بلکہ وہ اس کے لئے اپنے پاس روشن ثبوت رکھتا ہے

اسلام اور علمی تحقیقاتیں

یہ ثبوت جو اسلام پیش کرتا ہے۔ متفرق قسم کے ہیں۔ جن میں سے ایک ثبوت جسے میں اس وقت پیش کرنا چاہتا ہوں یہ ہے۔ کہ اس کی تعلیم اس وقت کے گرد و پیش کے حالات کے ماتحت مسئلہ ارتقاء کے مطابق ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ عرب تو علیحدہ رہا۔ اس وقت کی دوسری علمی قوموں کے خیالات سے بھی بہت بالا ہے۔ اور ایسے علوم پر حاوی ہے۔ جو اس زمانہ کے لوگوں کی نظروں سے بالکل مخفی تھے۔ اور سینکڑوں سال کی تحقیق و تدقیق کے بعد جا کر دنیا انہیں دریافت کر سکی ہے۔ اور ایسے امور بھی ہیں۔ جن تک دنیا باوجود اپنے ارتقاء کے اب تک بھی نہیں پہنچ سکی۔ ان کی ہدایت صرف اسلام ہی کرتا ہے۔ اور اسلام سے باہر ان کا نشان نہیں ملتا ٭

یہ حکمتیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ سینکڑوں اور ہزاروں ہیں جن کا ایک مختصر مضمون میں گننا ایک محال امر ہے۔ مگر پھر بھی مثال کے طور پر میں چند ایک امور کو اس مضمون کے ناظرین کی آگاہی کے لئے سلسلہ وار بیان کروں گا۔ تا انہیں ایک مختصر سا علم ہو جائے۔ اور اسلام کی خوبیوں کے متعلق مزید تجسس کی خواہش پیدا ہو ٭

ایک حکیمانہ جملہ

اس مضمون میں جو اس سلسلہ کا پہلا نمبر ہے۔ میں اس حکمت کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ یعنی لکل داءٍ دواءٌ الا الموت جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک مرض کا علاج بلا استثناء

کے، اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ مگر باوجود اس کے انسان موت سے نہیں بچ سکتا۔ بیماریاں دور کی جا سکتی ہیں۔ مگر موت کو ٹلایا نہیں جا سکتا۔ انسان آخر مرتا ہے۔ اور ضرور مرتا ہے۔ آئندہ مریگا۔ اور ضرور مرے گا ؛

یہ کلام ہے۔ جو بانیٔ اسلام کے مونہہ پر آج سے تیرہ سو سال پہلے جاری ہوا۔ اور ان لوگوں کے سامنے بیان کیا گیا جو اس کی پوری حقیقت کو سمجھنے کی قابلیت بھی نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ اس زمانہ میں جاری ہوا۔ جس کے ایک ہزار سال بعد سخت، جدوجہد سے علوم دنیوی اس مقام پر پہنچے۔ جہاں سے وہ اس حکمت کی صرف شبیہ دیکھنے کے قابل ہو سکے۔ عرب موت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اور اس کی جنگی اور آزاد زندگی اسے بیماریوں سے بچائے رکھتی تھی۔ پس علم طب اس کی نظروں سے پوشیدہ تھا۔ اور اس علم سے صرف چند نسخے جو عورتیں سینہ بسینہ یاد رکھتی چلی آتی تھیں۔ اس کے حصہ میں آئے تھے۔ اور اگر باوجود اس کی جنگی زندگی کے وہ بیمار ہوتا۔ تو وہ اسے دیوتاؤں کا غضب سمجھ کر یا ستاروں کا اثر خیال کر کے شفا سے مایوس ہو جاتا تھا۔ اور اسے پیغام اجل سمجھ کر اپنی قسمت پر قناعت کرتے ہوئے ہر قسم کی جدوجہد کو ترک کر دیتا تھا۔ اس کے دائیں طرف ہندوستان اور ایران اس زمانہ کے حالات کے مطابق علم طب کے اچھے خاصے علم بردار تھے۔ اور بائیں طرف یونانی۔ مگر وہ ان کے بیچ میں رہ کر بھی اس علم سے بالکل کورا تھا۔ اس جماعت کا ایک فرد آج سے تیرہ سو سال پہلے کہتا ہے۔ کہ لکل داءٍ دواءٌ الا الموت۔ ہر ایک مرض خواہ کوئی ہو۔ اس کا علاج اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ پس انسان ہر مرض کے صدمہ سے بچ سکتا ہے لیکن اگر وہ یہ چاہے۔ کہ اس طرح وہ مرضوں سے بچ کر موت سے بچ جائے۔ تو وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ کیا اس تعلیم کی نسبت یہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ عرب کے حالات سے متولد ہوئی تھی۔ عرب تو بیچارے طب سے بالکل ہی ناواقف تھے۔ خود یونانی جنہوں نے علم طب کو ترقی دیتے دیتے کمال تک پہنچا دیا تھا۔ سینکڑوں بیماروں کو لاعلاج قرار دیتے تھے ؛

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہنمائی کا اثر

پھر کیا اس تعلیم کو اس زمانہ کے حالات سے متولد قرار دیا جا سکتا ہے۔ جبکہ محمد رسول اللہ صلعم کے مونہہ سے اس حقیقت کے اظہار کے بعد بھی سینکڑوں سال تک دنیا اس تعلیم کی حقیقت نہیں سمجھی۔ اور اٹھارھویں صدی عیسوی تک تمام اقسام طب بیسیوں امراض کو لاعلاج خیال کرتی رہیں۔ نہیں اور یقیناً نہیں کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پر اس حکمت کے جاری ہونے کے گیارہ سو سال بعد جا کر دنیا کو اپنی غلطی پر کسی قدر تنبیہ ہوئی اور دو سو سال کی لمبی جدوجہد کے بعد وہ آج اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ ہر ایک مرض کا علاج موجود ہے۔ اور جن امراض کا علاج اس وقت تک نہیں بھی معلوم ہو سکا۔ ان کو بھی ہم معلوم کر لیں گے۔ کیونکہ یکے بعد دیگرے ہمارے اس خیال کی، کہ فلاں اور فلاں امراض لاعلاج ہیں۔ نیچر تردید کرتی چلی گئی ہے ؛

پچھلی دو سو سال کی علمی ترقی نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بات کی صداقت پر مُہر لگا دی ہے۔ کہ ہر ایک مرض کی دوا موجود ہے۔ اور آج ہم بہت سے ایسے امراض سے نجات پا سکتے ہیں۔ جن کا علاج آج سے دو سو سال پہلے بالکل ناممکن خیال کیا جاتا تھا۔ یا ایسا مشکل تھا۔ کہ بہت کم مریض اس سے کلی شفا پاتے تھے ؛

بعض شدید امراض اور ان کا علاج

کزاز کا مریض جس سختی اور شدت سے جان توڑا کرتا تھا۔ اس کو دیکھ کر بہتوں کے دل ہل جاتے تھے۔ موت کو چھوڑ کر اس مریض کی تکلیف ہی ایسی ہوتی تھی۔ کہ اس کے رشتہ دار اسے یہی غنیمت سمجھتے۔ کہ مریض آرام کے ساتھ مر سکے۔ لیکن تریاق کزاز ٹیکہ کی ایجاد سے اگر مرض شروع ہوتے ہی ٹیکہ کر دیا جائے۔ تو ایک معقول تعداد مریضوں کی جان سے بچ جاتی ہے۔ اور اگر امکان زہر ہی کی حالت میں اثر کے ظاہر ہونے سے پہلے ٹیکہ کر دیا جائے تو قریباً سب کے سب آدمی اس مرض کے حملہ سے بچ جاتے ہیں۔ اور اس کے علاج میں اس ترقی کو دیکھ کر آئندہ کے لئے ہمارا کامل علاج کے نکلنے کی امید کرنا خلاف عقل نہیں ہے

خناق کا مرض بھی نہایت خطرناک مرض ہے۔ اور نہایت ہی مہلک ثابت ہوتا رہا ہے۔ اور چونکہ اس میں گلے کے اندر ایک زائد جھلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور سانس رکنے لگ جاتا ہے۔ اس مریض کی حالت بھی نہایت قابل رحم ہوتی ہے۔ اور چند گھنٹوں کے اندر ہی مریض کی حالت یاس کی ہو جاتی ہے۔ اور نہایت دکھ سے سانس رک رک کر مر جاتا ہے۔ یہ مرض بھی لاعلاج ہی سمجھا جاتا تھا اور اگر اس مرض کے بیمار اچھے ہوتے تھے۔ تو اسقدر علاج کا اثر نہیں سمجھا جاتا تھا۔ جس قدر کہ طبیعت کی طاقتِ مقابلہ کا۔ لیکن تریاقِ خناق ٹیکہ کے نکلنے سے اس مرض کے علاج میں بھی بہت سہولت پیدا ہو گئی ہے۔ اور ایک معقول تعداد میں مریضوں کی جان بچ جاتی ہے ؛

ہلکے کُتے کے کاٹنے کے نتائج سے بالعموم لوگ واقف ہیں اس زہر کا علاج بھی دُنیا کو اس سے پہلے معلوم نہ تھا۔ اور جو کچھ علاج کیا جاتا تھا۔ وُہ یقینی نہ ہوتا تھا۔ اور علاج کہلانے کا مستحق نہ تھا۔ مگر اب پسٹیور طریق علاج سے ہزاروں جانیں ہر سال اس خطرناک آفت سے بچائی جاتی ہیں۔ اور ان بھیانک مناظر کے دیکھنے سے سگ گزیدہ کے رشتہ دار بچ جاتے ہیں۔ جو اس سے پہلے ان کو دیکھنے پڑتے تھے ؛

آتشک کی مرض بھی قریباً لاعلاج تھی۔ لیکن گو مختلف علاجوں سے بعض دفعہ ظاہری علامات مٹ جاتے تھے۔ مگر اس موذی مرض کا اثر جسم میں باقی رہتا تھا۔ اور صحت ہمیشہ کے لئے برباد ہو جاتی تھی۔ مگر سالورسن اور نیو سالورسن کی ایجاد سے اس عظیم الشان خطرہ سے بھی بنی نوع انسان نے نجات پائی ہے۔ اور اب ہزاروں آدمی اس کے زندگی کے تباہ کرنے والے زہر سے کلی پاک ہو جاتے ہیں۔ اور کار آمد زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں ؛

پتھری کی مرض کیسی خطرناک تھی۔ اور جب تک اس کا اپریشن کرنے کا طریق معلوم نہیں ہوا۔ اس کا مریض کس طرح اپنے سامنے یقینی موت دیکھتا تھا۔ اس سے قریباً ہر ملک کے لوگ واقف ہیں۔ ؛

گھینگے کی مرض گو مہلک نہ ہو۔ مگر کیسی بدنما ہوتی ہے۔ درحقیقت اس مرض سے زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ اور شکل نہایت بری اور ڈراؤنی معلوم ہوتی ہے۔ اور شاید بہت ہوں۔ جو اس مرض کی وجہ سے موت کو زندگی پر ترجیح دیں۔ مگر اس کا کوئی علاج نہ تھا یہاں تک کہ اپریشن نکلا۔ اور اپریشن کے بعد بھی یہ مرض بار بار عود کر آتی تھی۔ یہاں تک کہ ہومیو پیتھک علاج سے اس مرض کا ازالہ کر دینا پوری طرح ممکن ہو گیا۔ اور آٹو ہیمک علاج نے تو اس کا ایک ایسا یقینی علاج بنی نوع انسان کے ہاتھ میں دیدیا کہ اب یہ مرض بالکل معمولی رہ گئی ہے۔ اور بعض ڈاکٹروں کا تجربہ ہے۔ کہ قریباً ننانوے فی صدی مریض بلا خطرہ کے پوری طرح شفا پا جاتے ہیں۔ اور اس مرض کے عود کرنے کا بھی کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ اور نہ صرف گھینگا ہی دور ہو جاتا ہے۔ بلکہ تھائرائڈ گلینڈ کی ورم کی وجہ سے عام صحت پر جو اثر پڑ رہا ہے۔ وہ بھی دور ہو جاتا ہے

اسی طرح رسولیاں اور بعض خاص قسم کے سیلانِ خون جو پہلے لاعلاج اور مہلک سمجھے جاتے تھے۔ اب ان کا اپریشنوں اور دواؤں سے علاج آسان ہو گیا ہے ؛

اور بیسیوں بیماریاں ہیں۔ جیسے ذیابیطس۔ سل۔ جگر کے پھوڑے، ایسفہ۔ کوڑھ۔ تپ محرقہ۔ بیماری ہائے قلب۔ سرطان۔ ہڈی کا شکستہ ہو کر باہر آ جانا۔ فتق۔ کبوترت دم۔ بول الدم۔ بیڑا بن۔ اینڈی سائٹس آنکھ کے اعصاب کے فالج سے بینائی کا جاتے رہنا۔ نواسیر انتڑیوں میں بل پڑ جانا۔ بچہ کا رحم میں پھنس جانا وغیرہا۔ جن کے علاج یا تو بالکل نہ تھے۔ یا اگر تھے۔ تو محض خیالی۔ کیونکہ ان علاجوں کا یقینی نتیجہ نہیں نکلتا تھا۔ اور نہیں کہا جا سکتا تھا۔ کہ صحت دواؤں کے اثر سے ہوتی ہے۔ یا خود بخود طبیعت اچھی ہو گئی ہے۔ لیکن ان کے ایسے علاج نکل آئے۔ کہ علمی طور پر ان کو یقینی علاج کہا جا سکتا ہے ؛

اس ترقی کو دیکھ کر اب ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ جن بیماریوں کا علاج اب تک نہیں ملا۔ یا ناقص علاج ملا ہے۔ ان کا علاج بھی مل جائے گا۔ اور یہ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو یہ فرمایا تھا۔ کہ ہر ایک بیماری کا علاج موجود ہے۔ بالکل سچ تھا۔ اور ایک ایسا نکتۂ حکمت تھا جسے اس زمانہ کے حالات کا نتیجہ نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ وہ اس زبردست ہستی کی طرف سے القا کیا گیا تھا۔ جو نیچر کی پیدا کرنے والی۔ اور اس کی طاقتوں سے واقف ہے ؛

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی۔ کہ ہر مرض کا علاج موجود ہے۔ صرف اسی رنگ میں تائید نہیں ہوئی۔ کہ بعض امراض جو پہلے لاعلاج یا بمشکل علاج پذیر سمجھی جاتی تھیں۔ ان کے لئے اب مفید اور سہل علاج دریافت ہو گئے ہیں۔ بلکہ اس طرح بھی کئی کئی طریق علاج نئے دریافت ہوئے ہیں۔ جن سے علاوہ لاعلاج امراض کے علاج معلوم ہونے کے دوسری امراض کے علاج میں بھی سہولت پیدا ہو گئی ہے۔ اور یا تو صحت کا حاصل ہونا پہلے سے آسان ہو گیا ہے۔ یا دواؤں کی قیمت اور خرچ میں کفایت ہو گئی ہے ؛

علم طب میں ترقی

جس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ کلمۂ حکمت بیان فرمایا۔ اس وقت علم طب کی صرف دو شاخیں تھیں یعنے یونانی اور ویدک باقی سب علاج انہی کی شاخیں تھیں۔ یا ایسے طریق علاج تھے۔ جو سائنس یا علم کہلانے کے مستحق نہ تھے۔ لیکن اس کے بعد یورپ کی توجہ علم کی طرف پھرنے سے یونانی طریق علاج میں سے نشو و نما پا کر ایلوپیتھک طریق علاج نکل آیا۔ اس کے بعد ہومیوپیتھک طریق علاج یعنے علاج بالمثل کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا۔ اور یہ معلوم کر کے انسان کو سخت حیرت ہوئی۔ کہ اس کی شفایابی کے لئے اللہ تعالےٰ نے نہایت حکمت سے ان ہی ادویہ میں قوت شفا بھی رکھی ہوئی ہے۔ جن سے اس قسم کی مرض پیدا ہوتی ہے گویا بیماری کے ساتھ ہی اس کا علاج بھی رکھا ہے۔ جو چیز جس قسم کی بیماری بڑی مقدار میں پیدا کرتی ہے۔ اس کی تھوڑی مقدار جو زہر یا بد اثر ڈالنے کی حد سے نکل جائے۔ اسی قسم کی بیماری کے رفع کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو پہلے لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے۔ اور طبعی علوم میں بہت ترقی ہوئی ؛

اسی طرح علاج بالماء یعنے ہیڈروپیتھی کے معلوم ہونے سے صرف غسل اور گیلے کپڑوں کی مالش سے بہت سی امراض کا علاج ہونے لگا۔ اور بہت سے اپنے امراض کے دفعہ کرنے میں اس علاج سے مدد ملی۔ ٹولو کشور میڈیز یعنی بارہ نمکوں کے علاج کی ایجاد نے علاج کو ایسا آسان کر دیا۔ کہ اب ہر ایک شخص کی مقدرت میں ہو گیا۔ کہ وہ طبیب کے نہ ملنے کی صورت میں آسانی سے بغیر کسی خاص علم کے محض کتاب دیکھ کر معمولی اور روزمرہ کی شکایات کا علاج کر سکے۔ اور صرف ان بارہ معدنی اجزاء کے ذریعہ جن سے انسانی جسم بنا ہے۔ تمام بیماریوں کا علاج ممکن ہو گیا

الیکٹرو ہومیوپیتھی کے طریق علاج نے طب کے دائرۂ عمل کو اور بھی وسیع کر دیا ہے۔ اور بنی نوع انسان کے لئے شفایابی کے دروازے کھول دیئے ؛

سائکو اینیلیس کے طریق علاج نے بہت ایسی امراض کے علاج کا دروازہ کھول دیا ہے۔ جو فکر و خیال کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور جنکا علاج صرف دواؤں سے ہونا ناممکن تھا ؛

علاج بالتوجہ اور توجہ ذاتی نے شفاء کو انسان کے ایسا قریب کر دیا۔ کہ گویا شفاء حاصل کرنے کے لئے ارادہ کی دیر ہوتی ہے۔ ارادہ کیا۔ اور بہت سی شفا ہوئی۔ ویکسین اور سیرم کی ایجاد نے علم طب میں ایک ایسا مفید اضافہ کیا ہے۔ کہ اس کی قیمت کا اندازہ لگانا ہی مشکل ہے۔ درحقیقت اس طریق علاج سے ہزاروں لاکھوں مریضوں کو ہر سال ایسے رنگ میں آرام ہوتا ہے۔ کہ اس پر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور سگ گزیدہ اور خناق اور کزاز وغیرہا کے علاج اور انفلوئنزا اور محرقہ وغیرہا کے حفظ ماتقدم میں اس سے اس قدر مدد ملی ہے۔ کہ اس پر جس قدر بھی اللہ تعالےٰ کا شکر کیا جائے کم ہے۔

بلحاظ زمانہ کے سب سے آخر میں۔ لیکن بلحاظ اثر کے اعلیٰ درجہ کے طریقہ ہائے علاج میں سے آٹو ہیمک طریق علاج کی ایجاد ہے۔ جسے امریکہ میں ۱۹۱۰ء میں ڈاکٹر راجرز نے ایجاد کیا ہے۔ اس طریق علاج کے ذریعہ خود بیمار کا خون چند قطرے لے کر اور خاص طور پر تیار کر کے مریض کے جسم میں پچکاری کے ذریعہ داخل کر کے تمام مزمن امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ اور ان چند سال کے عرصہ میں ہی اس میں اس قدر کامیابی ہوئی ہے۔ کہ بیان سے باہر ہے ؛

ان مختلف طریقہ ہائے علاج کی دریافت کے علاوہ اور بہت سی ایسی دریافتیں ہوئی ہیں۔ جن سے علاج یا تشخیص کہ جو علاج صحیح کے لئے ضروری ہے۔ بہت سہل ہو گئی ہے مثلاً خوردبین کی ایجاد ہے۔ اس کے ذریعہ سے ہی معلوم ہوا ہے۔ کہ بہت سی بیماریاں نہایت باریک کیڑوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور جس وقت بیماری کی تشخیص مشکل ہو۔ اس کے ذریعہ سے معلوم کر لیا جاتا ہے۔ کہ کس مرض کے کیڑے انسان کے جسم میں پائے جاتے ہیں۔ یا مثلاً خون کا امتحان ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے بھی تشخیص میں بہت سی مدد ملتی ہے۔ یا پیشاب کے پرکھنے کے بہت سے طریق ہیں۔ کہ جن کے ذریعہ بہت سی امراض کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ امریکہ کا ایک ڈاکٹر سان فرانسسکو میں ایک ایسا آلہ ایجاد کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ اور اس میں بہت حد تک کامیاب بھی ہو گئی ہے۔ کہ جس سے مختلف مخفی امراض صرف اس آلہ کو مریض کے جسم سے لگانے سے معلوم ہو جایا کریں گی۔ اور ان کے درجے بھی پتہ لگ جایا کریں گے۔

غرض بہت سے طریق تشخیص ایسے ایجاد ہوئے ہیں۔ کہ ان سے بیماریوں کا یقینی طور پر معلوم کرنا آسان ہو گیا ہے اور اس وجہ سے امراض کا علاج بھی بہت سہل ہو گیا ہے ؛

اسلام کی صداقت کی زبردست دلیل

یہ سب ترقیاں جو اس صدی اور اس سے پہلی صدی میں ہوئی ہیں۔ کس امر پر دلالت کرتی ہیں۔ کیا اس پر نہیں۔ کہ اسلام تیرہ سو سال پہلے کے عربوں کے حالات کا ایک طبعی نتیجہ نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے بھیجا ہوا مذہب ہے۔ ورنہ اس میں یہ خیالات کہاں سے آئے۔ جو اس زمانہ کے خیالات سے نہ صرف یہ کہ مختلف ہیں۔ بلکہ ایسے بعید ہیں۔ کہ اس زمانہ میں ان کا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان سے سنکر بھی ان پر یقین کرنا مشکل تھا۔ اور کیا یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ یہ مذہب صرف عربوں یا ان ہی کی قسم کے اور لوگوں کے لئے مفید نہیں۔ بلکہ ہر درجہ کی تہذیب یافتہ قوموں کے لئے مفید ہے۔ اور ان کو ترقی کے زینہ پر چڑھا کر بہت اوپر لے جا سکتا ہے ؛

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

دجّال کے لمبے کان

مسیح موعود کے زمانہ کے دجال کی ایک علامت یہ بتائی گئی ہے۔ کہ اس کے لمبے کان ہوں گے۔ حقیقت بین اصحاب غور فرمائیں۔ کہ یہ استعارہ موجودہ زمانہ میں کس وضاحت کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ ۲۵ جنوری ۳۳ء کے اخبار پرتاپ لاہور میں بعنوان "پونہ میں بیٹھ کر لنڈن سے گفتگو کی گئی" حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔

(پونہ ۲۳ جنوری) پرسوں زمانہ حال کا ایک حیرت انگیز تجربہ کیا گیا۔ جو کامیاب رہا۔ بیم سروس کے ذریعہ پونہ میں بیٹھ کر لنڈن سے گفتگو کی گئی۔ دونوں طرف سے سوال و جواب ہوتے اور بالکل صاف سنائی دے

کیا زمانہ حال پکار پکار کر نہیں کہہ رہا ہے۔ کہ مسیح موعود آ گیا ہے ؛

نظارتوں کے اعلانات

قابل توجہ عہدیداران صیغہ مال انجمن ہائے احمدیہ

صیغہ ہذا سے نومبائعین کی فہرستیں بھیج کر لکھا گیا تھا۔ کہ ان سے چندہ کی رقم مقرر کرا کے۔ چندہ وصول کریں۔ اور اس فہرست کا مثنیٰ دفتر ہذا میں برائے اطلاع بھجوا دیں۔ لیکن مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ کہ انہوں نے نومبائعین سے چندہ کی وصولی شروع کر دی ہے یا نہیں اور نہ مثنیٰ فہرست کا مکمل کر کے بھیجا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ ان انجمنوں کے عہدیداران صیغہ مال فہرست نومبائعین و مثنیٰ جلد مکمل کر کے بھجوائیں۔ اور لکھیں ان سے باقاعدہ چندہ کی وصولی شروع ہو گئی ہے یا نہیں۔ وہ انجمنیں مفصلہ ذیل ہیں۔

دہلی۔ خان فتح۔ کڑی افغاناں۔ کوٹ رادھا کشن۔ سٹھیالی کاہنووال۔ ٹھیکری والہ۔ ننگل دعہ۔ شاہ پور امرگڑھ۔ بہلولپور گورداسپور۔ دکھوال۔ شکار۔ دیرم کوٹ بگہ۔ سیکھواں۔ بھنگواں ادھولہ۔ بیری۔ بگول۔ بھیرو چیچی۔ گھوڑیواہ۔ کریم پور جالندھر۔ سرائے نورنگ۔ ساہنیاں۔ عمیٹووالی۔ راہوں جالندھر۔ لودھی ننگل سارچور۔ پارووال۔ تیجہ کلاں۔ ننگروال۔ گلانوالی۔ ڈلہ۔ بمبئی گجرات۔ شاہجہانپور۔ چھٹہ۔ پاڑی پور کشمیر۔ کمال ڈیرہ سندھ بیلنے۔ تلونڈی جھنگلاں۔ علی پور چک ۶۔ داتہ زیدکا۔ راولپنڈی وڈالہ باگر۔ جالندھر چھاؤنی۔ سٹروعہ۔ بھیرہ۔ فیروزپور چھاؤنی کلکتہ۔ بسماٹرا۔ بسراواں۔ لسین گرائی۔ پیرو شاہ۔ مالوکے بھگت بہل چک۔ بھٹہ غلام نبی۔ خانیوال ملتان۔ جنڈیالہ امرتسر۔ آگرہ۔ فیروزپور۔ بریلی۔ کالا گجراں۔ ستورکوٹ کھاریاں۔ دولمیال بھاگا بھٹیاں۔ مبادی شیرا۔ کریام۔ فتح پور۔ کوٹ رحمت خاں گھٹیالیاں۔ نادون کانگڑہ۔ لودھراں۔ ہرسیاں۔ جے پور

(ناظر بیت المال قادیان)

لاؤڈ سپیکر کے چندہ کے متعلق احباب کا جوش

لاؤڈ سپیکر کے متعلق دوستوں میں خاص شوق کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ امام وقت کی آواز جس قدر وسیع پیمانہ پر لوگوں تک پہنچائی جا سکے پہنچانی چاہیئے اور ہر احمدی خواہش رکھتا ہے۔ کہ نہ صرف خود سنوں۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچاؤں۔ چنانچہ اس ضمن میں بہت سے دوستوں نے خطوط بھیجے ہیں۔ جن میں سے بعض کا اقتباس ذیل میں دیا جاتا ہے

عبدالحلیم صاحب پوربی سے تحریر فرماتے ہیں۔ "لاؤڈ سپیکر کے چندہ کے لئے جو تحریک ہوئی ہے۔ میرے خیال میں یہ طریق اگرچہ پسندیدہ ہے۔ لیکن اس سے جلد رقم فراہم نہیں ہو سکیگی حالانکہ اس کی ضرورت نہایت سخت ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پیارے گلے کی قیمت اس سے کہیں زیادہ ہے۔ کہ ہم اس کے لئے اپنے گلے کٹوالیں۔ ہمیشہ حضور کو گلے کی تکلیف رہا کرتی ہے۔ اور اس کی وجہ محض آپ کی تقریریں۔ گفتگو اور مختلف ہدایات ہیں وہ گلا جو اس قدر معارف ریز ہے اور جو کلام الٰہی کے نکات اس کثرت سے لوگوں کو پہنچاتا ہے کہ مالا اذن سمعت اس کو جہاں تک ہو سکے تکلیف سے بچایا جائے"

ملک حسن محمد صاحب عقل کوا۔ ملک خاندیش سے تحریر فرماتے ہیں "لاؤڈ سپیکر کے چندہ کی تحریک پڑھ کر بے انتہا خوشی ہوئی اور سر سجدہ میں جھک گیا اور بے اختیار دل سے الحمدللہ کی صدا بلند کی کہ میرے آقا اور میرے مطاع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس کلمات حضور کی صداقت کے پر زور شاہد بن رہے ہیں افسوس ان پر ہے جو اب بھی پیچھے رہنے والوں میں سے بن رہے ہیں۔ میرے پاس اس وقت چار روپیہ جمع ہو چکے ہیں۔ چار پانچ روپیہ اور آئندہ وصول کر کے ارسال کر دونگا۔ . . . . افسوس ہے کہ چندہ لاؤڈ سپیکر کے متعلق ایک روپیہ سے زائد نہ دینے کی شرط لگا دی گئی ہے"

جماعت کے اس جوش کے جواب میں احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جو دوست ایک روپیہ سے زائد رقم دینا چاہیں۔ ان کے لئے کوئی روک نہیں۔ احباب جس قدر چندہ بھیجنا چاہیں بھیج سکتے ہیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

تحریک استعمال اراضی کو کامیاب بنانے کیلئے کام کرنے والوں کی ضرورت

مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں احباب جماعت کے مشورہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے یہ ارشاد فرمایا تھا "زمیندار اصحاب اپنے اپنے گاؤں میں جا کر یہ کام کرائیں۔ . . . . . ہم دیکھیں گے۔ کہ اس وعدہ کو جو انہوں نے کھڑے ہو کر کیا ہے۔ کس قدر پورا کیا ہے۔ اگر ایسی جگہ جہاں احمدیوں کی آبادی زیادہ ہے۔ یا ساری آبادی احمدیوں کی ہے۔ اس تجویز پر عمل نہ کیا گیا۔ تو سمجھیں گے کہ اس وعدہ کو پورا نہ کیا گیا۔ ایسے گاؤں کے احمدیوں کو چاہیئے۔ کہ حکام سے درخواست کر کے استعمال اراضی کرائیں۔ لیکن جہاں احمدیوں کی آبادی دوسروں کی نسبت کم ہے۔ وہاں دوسروں میں اس کی تحریک کریں۔ امور عامہ کے سپرد یہ کام کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس کی تحریک کرتا رہے۔ اور دیکھتا رہے کہ کہاں تک اس پر عمل ہوتا ہے"

اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہندوستان کے ہر گوشہ اور خصوصاً صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ضرورت ہے۔ اس وقت ضلع گوجرانوالہ میں منشی غلام حیدر صاحب تلونڈی والے اور ضلع گورداسپور میں منشی عبدالحق صاحب کی آنریری خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ تاکہ اپنے اپنے اضلاع میں اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے زمیندار احباب کو استعمال اراضی کے فوائد سے آگاہ فرماتے رہیں۔ دوسرے اضلاع میں بھی ایسے اصحاب کی ضرورت ہے۔ جو اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے نظارت امور عامہ کی امداد کر سکیں۔ (ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

قابل توجہ سکرٹریان بیت المال

صیغہ ہذا کی طرف سے مقامی جماعتوں کے سیکرٹریوں کو چندہ عام۔ زکوٰۃ۔ صدقات۔ عید فنڈ کی ادائیگی کے لئے تحریک کی گئی تھی لیکن بہت سی انجمنوں نے اس کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ بقایا چندہ عام و صدقات۔ زکوٰۃ۔ عید فنڈ کی ابھی تک کوئی رقم موصول نہیں ہوئی۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ عہدہ داران انجمن ہائے احمدیہ۔ ان مدات کا جو روپیہ فراہم کیا گیا ہے۔ وہ بہت جلد دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بھجوا دیں۔ اور جن انجمنوں نے ابھی تک بقایا وغیرہ کی وصولی

بٹالہ میں ایک احمدی وکیل

ہمارے محترم دوست شیخ ضیاء الدین احمد صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل جو عرصہ ۶۔۷ سال ضلع انبالہ میں وکالت کرتے رہے ہیں۔ اب وہ ہجرت کر کے قادیان آ گئے ہیں اور انہوں نے پریکٹس کا کام تحصیل بٹالہ میں شروع کر دیا ہے۔ شیخ صاحب نوجوان و مخلص احمدی ہیں۔ اور شیخ قطب الدین صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولین صحابہ میں سے ہیں۔ بیٹے ہیں اور قابل اور لائق وکیل ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ جن احباب کا کوئی کام تحصیل کے متعلق ہو۔ وہ ان کی معرفت کرایا کریں۔ نیز شیخ صاحب موصوف کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن

احمدیت کے خلاف مولوی ظفر علی کی فتنہ انگیزی

مخالفت کا آغاز

چار ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کی بناء ڈالی گئی۔ جس کے صدر ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم اور ڈائرکٹر قاضی محمد اسلم صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور ہیں۔ احمدیہ فیلو شپ آف یوتھ کے پے در پے ٹریکٹوں نے غیر احمدی اصحاب میں اپنی اپنی فطرت کے لحاظ سے خیالات پیدا کئے۔ بعض لوگوں نے مولوی ظفر علی صاحب سے درخواست کی۔ کہ وہ مل کر احمدیت کے خلاف پروپیگنڈا کریں۔ پرنسپل اسلامیہ کالج کو قرار دادیں پاس کر کے روانہ کیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ انہوں نے کالج اور ہوسٹل کی حدود میں ٹریکٹوں۔ پمفلٹوں اور پوسٹرز وغیرہ کا شائع کرنا بند کر دیا۔ اور کہا۔ کہ اس سے مسلمانوں میں نفرت پھیلتی ہے۔

احمدیت کے خلاف تقریریں

مولوی ظفر علی صاحب جو مدت سے اس بات کے خواہشمند تھے۔ کہ کسی طرح اسلامیہ کالج کے طلباء کو اپنے ساتھ ملا کر اسلامیہ کالج کو نقصان پہنچایا جائے۔ اس موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے انہوں نے اسلامیہ کالج اور ریواز ہوسٹل کے پاس ہی اہلحدیث کی مسجد میں جلسے منعقد کرنے شروع کئے۔ ایکدفعہ مولوی ظفر علی نے تقریر کی۔ دوسری دفعہ مولوی احمد علی صاحب نے تقریر کی اور سیاسیات اور اقتصادیات پر تقریر کرتے ہوئے احمدیت پر بھی اعتراضات کئے۔ پہلا اعتراض یہ تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاد حرام کر دیا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے۔ کہ میں عورت تھا۔ اور خدا نے میرے ساتھ قوت رجولیت کا اظہار کیا۔ اس کے متعلق ایک احمدی مسٹر محمد ابراہیم صاحب نے حوالہ طلب کیا۔ لیکن اس کا جواب گالیوں سے دیا گیا۔

مولوی ظفر علی سے مکالمہ

اس موقعہ پر چونکہ احمدی طلباء احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کا چوتھا ٹریکٹ تقسیم کرنے گئے تھے۔ اس لئے جب لیکچر ختم ہوا تو ٹریکٹ تقسیم کرنے شروع کئے۔ جب مولوی ظفر علی صاحب باہر تشریف لائے۔ تو ہماری طرف سے بہت سے ٹریکٹ پیش کئے گئے۔ آپ نے پوچھا "کچھ اور" اس پر ملک صاحب کچھ اور تلاش کے لئے مولوی صاحب کے ساتھ چلے۔ اور ان سے حوالہ طلب کیا۔ کہ وہ بتلائیں۔ حضرت مسیح موعود نے کہاں لکھا ہے۔ کہ میں عورت تھا۔ اور خدا نے قوت رجولیت کا اظہار کیا۔ مولوی صاحب کہنے لگے۔ کہ (حضرت) مرزا صاحب نے اپنی کسی کتاب میں لکھا ہوگا

ملک صاحب ان کی کسی کتاب میں نہیں لکھا۔

مولوی صاحب پھر ان کے ملفوظات میں ہوگا۔

ملک صاحب:۔ وہاں بھی کہیں نہیں لکھا۔

مولوی صاحب تو پھر کسی اخبار میں ہوگا۔

ملک صاحب وہاں بھی نہیں۔

مولوی صاحب اگر میں نے دکھلا دیا۔ تو تائب ہو جاؤ گے

ملک صاحب میں تائب ہو جاؤں گا۔ اور اگر آپ نے نہ دکھایا تو آپ تائب ہو جائیں گے۔

مولوی صاحب نہیں میں غلطی کا اعتراف کر لوں گا۔

ملک صاحب یہ عجیب بات ہے۔ کہ میں تائب ہو جاؤں اور آپ صرف غلطی کا اعتراف ہی کریں۔ اچھا یہ فرمائیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہاں لکھا ہے۔ کہ جہاد حرام ہے۔ اس کے ساتھ بخاری کی حدیث یضع الحرب پیش کی اور اس سے استدلال کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت حالات ہی ایسے ہوں گے۔ کہ جہاد بالسیف کی ضرورت نہ ہوگی

مولوی صاحب میں بخاری وخاری کو نہیں جانتا۔

ملک صاحب اچھا آپ یہ لکھ دیں

مولوی صاحب:۔ نہیں میرا مطلب یہ ہے۔ کہ میں قرآن کے ہوتے ہوئے بخاری کو نہیں مانتا

ملک صاحب یہی لکھ دیجئے

مولوی صاحب میں قرآن کے مقابلہ میں بخاری کو نہیں مانتا

ملک صاحب یہی لکھ دیجئے

مولوی صاحب میں قرآن کی معارض بخاری کی حدیث کو نہیں مانتا۔

اس کے بعد مولوی صاحب اپنے گھر میں داخل ہو گئے اور ہم چند احمدی جوان کے ساتھ آ گئے تھے۔ واپس چلے آئے جب ہم واپس آ رہے تھے۔ تو مولوی احمد علی صاحب رستے میں ملے۔ اور ان سے بھی وہی حوالہ طلب کیا۔ مگر انہوں نے کہا۔ میں نے کہیں پڑھا ہے۔ مجھے یاد نہیں

بابو حبیب اللہ کا لیکچر

احمدیت کے خلاف ۱۲ تاریخ ماہ حال کو اسی مسجد میں جلسہ منعقد کیا۔ اور ہمیں اطلاع دی گئی۔ کہ احمدیوں کو ضرور سوالات کا موقعہ دیا جائیگا۔ چنانچہ صرف اس غرض سے کہ حق و باطل میں تمیز ہو جائے ہم وہاں گئے۔ لیکچرار بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری تھے آپ نے کہا۔ کہ (حضرت) مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ کہ میں مریم تھا۔ مجھ میں خدا نے اپنی روح نفخ کی۔ اور میں عیسےٰ بن گیا۔ اس پر مولوی ظفر علی صاحب اٹھے۔ اور کہنے لگے۔ بابو صاحب آپ تو (حضرت) مرزا صاحب کی کتب کے حافظ ہیں۔ مجھ سے ایک احمدی طالب علم نے سوال کیا تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے کہیں بھی نہیں لکھا۔ کہ میں عورت بنا۔ اور پھر خدا نے قوت رجولیت کا اظہار کیا۔ اس لئے آپ انہیں وہ حوالہ دیں۔ اس پر بابو حبیب اللہ صاحب نے کہا کہ (حضرت) مرزا صاحب نے یہ کہیں نہیں لکھا۔ یہ تو کسی اور شخص نے لکھا ہے۔ بس اتنا کہنا تھا۔ کہ مولوی ظفر علی صاحب حواس باختہ ہو گئے۔ انکی اس حالت کو محسوس کر کے بابو حبیب اللہ صاحب نے کہا۔ مرزا صاحب نے یہ تو نہیں کہا۔ مگر اس سے بڑھ کر کہا ہے۔ اور وہ یہ کہ لکھا ہے۔ "عیسےٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے"۔ حالانکہ انجیل میں بھی نہیں لکھا۔ کہ کبھی یسوع نے شراب پی ہو۔ البتہ وہ انگور کا شیرہ پیا کرتے تھے۔

ملک صاحب:۔ بابو صاحب یوحنا ۲ نکالئے۔ اور دیکھئے۔ کہ وہاں شراب کا لفظ ہے۔ یا انگور کے شیرہ کا۔

بابو صاحب:۔ وہاں یہ لکھا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ نے لوگوں کو شراب پلائی۔ نہ کہ خود پی۔

ملک صاحب۔ کیا نبی خود تو حرام کام نہیں کرتا۔ لیکن لوگوں سے کرایا کرتا ہے۔

اتنا کہنے پر مولوی ظفر علی صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ ہم اس لیکچر کو مناظرہ کی صورت نہیں دینا چاہتے۔ اس لئے یا تو چپ رہ کر سنو۔ یا فوراً باہر نکل جاؤ۔ اس پر ہم تمام احمدی یہ اعلان کرنے کے بعد کہ کل احمدیہ مسجد میں جلسہ ہوگا۔ اور ہر ایک کو اعتراض کرنے کا موقعہ دیا جائے گا۔ چلے آئے۔

خاکسار
سعید احمد احمدی اسسٹنٹ سیکرٹری احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ لاہور

دارالانوار کمیٹی کے حصہ داران کو ایک یاد دہانی

حصہ داران دارالانوار کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ہر ایک حصہ دار کے لئے اپنے حصہ کا روپیہ ہر ماہ انگریزی کی ۱۲ تاریخ سے قبل دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کرا دینا ضروری ہے۔ ورنہ جبتک روپیہ داخل نہ ہوگا۔ بحساب ایک آنہ روزانہ فی حصہ ہرجانہ ادا کرنا ہوگا قاعدہ ۲ کے اصل الفاظ احباب کی یاد دہانی کے لئے ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔ "ہر حصہ دار کو اپنے حصہ کی ماہواری قسط کا روپیہ ہر انگریزی مہینے کی ۱۲ تاریخ کی دوپہر تک جس دن کہ بعد دوپہر قرعہ اندازی ہوگی ہر جمع کرا دینا ضروری ہوگا۔ ورنہ اس کا نام اس ماہ قرعہ میں نہیں ڈالا جائیگا۔ اور جب تک رقم وصول نہ ہوگی۔ ایسے حصہ دار کو فی حصہ ایک آنہ روزانہ کے حساب سے ہرجانہ کے طور پر ادا"

ساری دنیا کا نقشہ

احمدیت اب تک کہاں کہاں پہونچی

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔ آپ نے ۲۶ جنوری ۳۳ء کے الفضل میں مذکورہ بالا عنوان کے ساتھ ایڈیٹوریل نوٹ ملاحظہ فرماکر معلوم کر لیا ہوگا۔ کہ یہ نقشہ ہر احمدی کیلئے کتنا ضروری ہے۔ پس اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے سامنے ہر وقت ایک الٰہی تحریک رہے جو آپ کے جوش تبلیغ اور شوق اشاعت اسلام کو اکساتا رہے۔ تو اس نقشہ کو اپنے گھروں میں آویزاں کریں۔

اگر آپ کا روحانیت کی پیاسی دنیا کو آب روحانی سے سیراب کرنا ہے۔ جو اس مامور الٰہی کے ذریعہ عین وقت پر نازل ہوا۔ تو اس نقشہ پر بار بار نظر ڈالیں۔

ہاں اے برادران مکرم! آپ اس نقشہ کو بار بار ملاحظہ کریں اور لوگوں کو دکھلائیں کہ یہ میدان دنیا ہر احمدی کا جولانگاہ اور احمدیہ کے سامنے محض بازیچۂ اطفال ہے۔ اپنے مقدس امام کے زیر ہدایت اس کی فتح ہمارا نصب العین اور اس میں لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ کی گونج پیدا کر دینا ہر احمدی کا مقصد حیات ہے۔

پس اے اولوالعزم خلیفۃ المسیح الثانی کے جانباز مجاہدو! شوق اور للچائی ہوئی نظروں سے اس نقشہ کو دیکھو اور اپنا مسماۃ قائم کرکے والہانہ جوش کے ساتھ۔ مشرق و مغرب شمال اور جنوب میں پھیل جاؤ۔ ٹڈی دل کی طرح بحر و بر کو روند ڈالو۔ یورپ کے اٹلیس میں امریکہ شمالی جنوبی امریکہ کے پریری میدانوں اور سیلواز کے جنگلوں میں تبلیغ کے ہل چلا دو۔ برق ہدایت بن کر آئس لینڈ نیوزی لینڈ اور ٹنڈرا کی سرد روحوں کو اسلام کی گرمی سے گرما دو۔ کانگو کے بیسن سیلواز کے جنگل۔ افریقہ کے صحرا اور آسٹریلیا و چین کے ریگستانوں میں ابر رحمت ہو کر برسو۔ ہاں شرق میں "ایک مشرقی طاقت" کے گھر گھر میں وہ نسخۂ کیمیا پہنچا دو جو تمہارے مسیح کے ذریعہ از سر نو آسمان سے اترا ہے۔ کیونکہ اسی پر عمل پیرا ہونے سے اب جاپان آئے دن کے زلزلوں سے نجات پا سکتا ہے۔ دوستو! دنیا کے اس نقشہ میں ذران مقامات پر بھی نظر ڈالو جہاں تمہارے پیارے امام کے جانباز مجاہدین نیّر۔ صادق۔ درد۔ اور شمس کی سرفروشانہ کوششیں بار آور ہو رہی ہیں۔ اور مغربی ممالک کی فہیم ہستیاں برسر راہ کھڑی تمہاری دعوت پر لبیک کہنے کو تیار ہیں۔ پھر برادران! اس نقشہ میں دیکھ کر آپ یہ معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دنیا کے متعلق الہامات اپنے اپنے مقامات پر کس طرح پورے ہو رہے ہیں۔ نیز یہ کہ نزول مسیح کے متعلق عند منارۃ البیضاء الشرقی والی حدیث کس طرح مبین طور سے دار الامان قادیان پر چسپاں ہوتی ہے کیونکہ ہمارا ہی "منارۃ المسیح" دمشق منارہ سے عین جانب مشرق واقع ہے اور دونوں کا عرض البلد تقریباً ایک ہی ہے۔ پس انہیں اغراض کو زیر نظر رکھ کر خاکسار نے دنیائے احمدیت کا مذکورۃ الصدر نقشہ تیار کیا ہے۔ جسے دیکھ کر آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ دنیا میں کہاں تک احمدیت پہونچ چکی ہے۔ اور کہاں کہاں انجمنیں قائم ہو چکی ہیں۔ دنیا کا باقی حصہ جہاں احمدیت بالکل نہیں پہنچی زرد دکھایا گیا ہے۔ جس کے دیکھنے سے ہر احمدی کے دل میں شوق تبلیغ کا ایک نہ رکنے والا ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ الغرض ہر لحاظ سے یہ نقشہ ہر احمدی کیلئے نہایت ضروری ہے۔ چونکہ یہ فی الحال بہت کم تعداد میں چھپوائے گئے ہیں اور رنگ آمیزی بھی ہاتھ سے ہی کرنی پڑتی ہے۔ اسی لئے لاگت قدرے گراں پڑی ہے۔ گر دوستوں کی قدر دانی سے امید ہے کہ دوسرے ایڈیشن میں مشین ہی پر رنگ چھپوانے اور کافی تعداد میں طبع کرانے کی توفیق مل جائیگی۔ انشاء اللہ اس وقت مزید خوبصورتی اور تکمیل کے قیمت بھی نسبتاً ارزاں پڑیگی۔ امید ہے کہ بعد ملاحظہ نوٹس احباب انفرادی یا مجموعی طور پر ایک ایک نقشہ ضرور منگوا کر مستفید ہونگے۔ انشاء اللہ چھ یا چھ سے زائد ایک ساتھ منگوانے والوں کو کمیشن بھی دیا جائیگا۔ بالخصوص سلسلہ کے کتب فروش دوستوں اور ایجنٹ صاحبان کے ساتھ معقول رعایت کی جاوے گی۔ طالب دعا خاکسار مؤلف۔ نذیر محمد خاں احمدی ہیڈ ماسٹر۔ ا۔ قیمت فی نقشہ ۱۲؎ رنگین مع رول و پارچہ و وارنش ۱۲؎۔ عہ قیمت فی نقشہ نمبر ۲ رنگین بلا رول و پارچہ و وارنش عہ۔

المشتہر:

محمد عبد اللہ خاں احمدی خلف ماسٹر نذیر محمد خاں احمدی ڈاکخانہ مسکرا۔ براہ رگول ضلع باندہ۔ یو۔ پی

اے ضعف اور دیگر امراض بیرج کے مریضو!

اگر تم مختلف علاج کرا کے مایوس ہو چکے ہو۔ تو بھی تم مجھے ایک کارڈ لکھو۔ میں تمہیں وہ وہ نصیحتیں کرونگا اور ترکیب بتاؤں گا کہ تم پھر سے تندرست اور جوان بن سکوگے۔ صرف نام و پتہ مفصل لکھ دیں!

خط و کتابت و تار کا پتہ:- امرت دھارا ۹۳ لاہور

المشتھر: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سٹرک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور۔

ہومیوپیتھک علاج

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہے۔ ہومیو پیتھک علاج میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ قلیل دوا زیادہ فائدہ۔ روپیوں کا کام پیسوں، سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات۔ ہزاروں مریضوں پر تجربہ کر کے ایک ایک دوا کا جسم کے ہر عضو پر اثر اور علامات معلوم کرنے کے بعد عوام کے فائدے کے لئے پیش کی گئی ہیں۔ کھانسی میں سر یکوار۔ زود اثر بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ چیر پھاڑ اور نشتر کی تکلیف سے بچا نیوالی پھوڑے اور بیرونی تکالیف کو بلا اپریشن ٹھیک کرتی ہیں۔ کڑوی کسیلی دواؤں اور انجکشن کے برے اثرات سے بچاتی ہیں۔ دنیا میں مقبول مایوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوئے ہیں۔ امراض مخصوصہ مردانہ کے لئے خاص خاص ادویات ہیں۔ مستورات کے لئے ان دواؤں سے افضل دوسری ادویات نہیں ہیں۔ بچوں کے لئے عموماً دوسرے ڈاکٹر بھی یہی دوائیں دیتے ہیں۔ مختلف علاج اور پیٹنٹ دوائیں کھا کر مرض کو پیچیدہ نہ بنایئے۔ پوری پوری کیفیت مرض کی لکھ بھیجئے۔ شافی خدا ہے۔ پتہ

ایم۔ ایچ۔ احمدی بیری اکبر پور کان پور

بعض پرائیویٹ قطعات اراضی قابل فروخت

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے تمام محلوں میں بعض اچھے اچھے موقعہ کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں مثلاً محلہ دار العلوم میں نصرت گرلز سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درمیان جو اس وقت رعایتی شرح سے نہایت ارزاں نرخ پر فروخت ہو رہے ہیں۔ یعنی بڑی سڑک پر بجائے عہ کے عہ فی مرلہ اور اندرون محلہ بجائے عہ کے عہ ۱۵ فی مرلہ۔ محلہ دار الفضل میں ریلوے روڈ پر منڈی کے قریب۔ مسجد کے قریب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب۔ جن میں سے بعض قطعات کے چاروں طرف راستے ہیں۔ اور آبادی کے وسط میں واقع ہیں تفصیلات اور ان کی قیمتیں بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت کی جا سکتی ہیں۔ المشتہر:-

محمد احمد مولوی فاضل

(پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) قادیان

137

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹائم ٹیبل میں تبدیلیاں

(الف)

یکم مارچ ۱۹۳۳ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ایک نیا ٹائم ٹیبل نافذ ہوگا۔ اور حسب ذیل اہم تبدیلیاں ہوں گی۔:

(۱) دہلی۔ انبالہ چھاؤنی۔ لدھیانہ سیکشن پر جو گاڑیاں براہ سہارنپور چلتی ہیں۔ ان کے اوقات میں ایسے طور پر تبدیلیاں کر دی گئی ہیں۔ کہ دہلی۔ میرٹھ۔ سہارنپور اور انبالہ چھاؤنی کے درمیان مقدمات اور کاروبار کے لئے آنے جانے والوں کو سہولت ہو۔

(۲) ۱۱ اپ اور ۱۲ ڈاؤن پسنجر ٹرین بدستور دہلی اور لاہور کے درمیان چلا کرے گی لیکن پٹیالہ دھوری۔ مالیر کوٹلہ کے راستے کے بجائے اب راجپورہ اور لدھیانہ کے درمیان مین لائن پر چلا کرے گی۔

(۳) ۱۷ اپ اور ۱۸ ڈاؤن ہوڑہ ایکسپریس بجائے ہوڑہ سے پشاور چھاؤنی تک چلنے کے اب صرف ہوڑہ اور لاہور کے درمیان ہی چلا کرے گی ۱۷ اپ ۱۸ ڈاؤن کے بجائے لاہور اور پشاور چھاؤنی کے درمیان گاڑیاں جاری کر دی گئی ہیں۔ جو قریباً انہی گاڑیوں کے اوقات پر آیا جایا کریں گی۔:

(۴) کالکا شملہ سیکشن پر ریل موٹرس اور ایکسٹرا گاڑیوں کی آمد و رفت ۲۰ مارچ ۱۹۳۳ء سے شروع ہو جائے گی۔

(ب) (۱) یکم مارچ ۱۹۳۳ء سے حسب ذیل تھرو گاڑیاں بند کر دی جائیں گی۔

(۱) ایک بوگی انٹر و تھرڈ کلاس ۱۱ اپ و ۱۲ ڈاؤن کے ہمراہ پٹیالہ و ڈیرہ دون کے درمیان
(۲) ایک بوگی تھرڈ کلاس " " " " اور ہردوار کے درمیان
(۳) ایک بوگی تھرڈ کلاس " " " " (لالٹین) اور ہردوار

(۱۱) ۱۹ اور ۲۰ مارچ ۱۹۳۳ء سے

ایک بوگی فرسٹ و سیکنڈ کلاس ۱۱ ڈاؤن ۱۲ اپ کے ہمراہ لاہور اور کالکا کے درمیان ۱۹ مارچ ۱۹۳۳ء سے اور ۲ ڈاؤن ۵ اپ کے ہمراہ ۲۰ مارچ ۱۹۳۳ء سے

(۱۱۱) حسب ذیل تھرو گاڑیاں جاری کی جائیں گی۔

(۱) یکم مارچ ۱۹۳۳ء سے

۲۷ اپ ۲۸ ڈاؤن کے ساتھ ایک بوگی انٹر و تھرڈ کلاس لاہور اور ڈیرہ دون کے درمیان۔ اور ایک بوگی تھرڈ اور ایک بوگی انٹر و تھرڈ کلاس لاہور اور ہردوار کے درمیان

(۲) یکم اپریل ۱۹۳۳ء سے

۲۹۱/۳۳ اپ اور ۲۹۶/۳۴ ڈاؤن کے ساتھ ایک بوگی انٹر و تھرڈ کلاس لاہور اور جموں توی کے درمیان۔

(ج) میل و ایکسپریس گاڑیوں میں مسافروں کے بکنگ کے متعلق پابندیاں

(۱) ۷ اپ اور ۸ ڈاؤن میل پر تیسرے درجہ کے مسافروں کے لئے کراچی سٹی اور خانپور کے درمیان ۱۵۰ میل کی جو پابندی ہے۔ وہ یکم مارچ ۱۹۳۳ء سے دادو لوپ آنے جانے والے مسافروں پر بھی عائد ہوگی۔

(۲) تیسرے درجے کے مسافر ۲ ڈاؤن و ۱ اپ پنجاب میل پر بیس مارچ ۱۹۳۳ء سے انبالہ چھاؤنی و دہلی کے درمیان سفر نہ کر سکیں گے۔

(۳) بیس مارچ ۱۹۳۳ء سے کالکا شملہ سیکشن پر تمام درجوں کے مسافر تمام گاڑیوں پر سفر کر سکیں گے ہارس بکس اور کیریج ٹرکس ۱۱ اپ اور ۱۲ ڈاؤن کے ساتھ دہلی اور لاہور کے درمیان یکم مارچ سے نہیں بھیجے جائیں گے۔ مذکورہ بالا اور دیگر تبدیلیوں کے متعلق تفصیلات کے لئے ریلوے کا ترمیم شدہ ٹائم ٹیبل دیکھا جائے۔ جو ۱۷ فروری سے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں اور بک سٹالوں پر برائے فروخت موجود ہے۔

اس ٹائم ٹیبل کے علاوہ یکم مارچ سے نافذ شدہ ٹائم ٹیبل کا ایک ماہوار اشو شائع ہوا کریگا جس میں اگر کوئی رد و بدل ہوگا۔ تو درج کر دیا جایا کرے گا۔ اس ماہوار ایڈیشن کی قیمت ایک آنہ ہوا کرے گی۔ جو بڑے بڑے ریلوے سٹیشنوں اور ریلوے بک سٹالوں پر اگلے مہینے کا ہر مہینہ کی ۲۵ تاریخ تک برائے فروخت موجود ہوا کریگا۔

(د) نئی پسنجر ٹرینوں کا انتظام بطریق ذیل ہوگا۔

(۱) ۱۲۴ ڈاؤن پسنجر جو ۱۵۔ ۲۲ پر ۲۸ فروری کو لاہور سے روانہ ہوگی۔ براہ لدھیانہ۔ دھوری۔ راجپورہ۔ اور کرنال جانے کے بجائے براہ لدھیانہ۔ سرہند۔ راجپورہ اور کرنال چلے گی۔ اور امرتسر سے اپنے نئے اوقات اختیار کرے گی۔

(۲) ۲۷ ڈاؤن ہوڑہ ایکسپریس جو ۲۸ فروری کو ۳۰۔ ۲۲ پر پشاور چھاؤنی سے چلے گی۔ لاہور پہونچ کر ختم ہو جائیگی۔

(۳) ۱۲۴۳ اپ پسنجر جو ۲۸ فروری کو ۲۹۔ ۲۳ پر چلے گی۔ آگے اپنے نئے اوقات کے مطابق چلے گی۔ اور یکم مارچ ۱۹۳۳ء کی صبح کو جگراں اور بھون کے درمیان اس پر کوئی سروس نہ ہوگی۔

این ڈبلیو آر۔ ہیڈ کوارٹرس لاہور
۱۰ فروری ۱۹۳۳ء

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مہاراجہ الور کے متعلق "ڈیلی ٹیلیگراف" کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ ان کی اور کپتان ہیٹسن کی کشیدگی کی وجہ یہ ہے کہ کپتان مذکور نے مہاراجہ صاحب کے پرائیویٹ دفتر سے فائل دیکھنے کا مطالبہ کیا۔ لیکن کلرک نے مطلوبہ فائل مہاراجہ کی اجازت کے بغیر دینے سے انکار کر دیا۔

میٹریکولیشن کے امتحانات کی فہرست شائع ہو گئی ہے اس میں پنجاب۔ برٹش بلوچستان۔ صوبہ سرحد۔ اور کشمیر کے سپرنٹنڈنٹس کی مجموعی تعداد ۱۲۲ دی گئی ہے جس میں مسلمانوں کی کل تعداد ۲۳ ہے۔ حالانکہ پنجاب میں مسلمانوں کی آبادی ۵۸ فیصدی برٹش بلوچستان میں قریباً سو فیصدی صوبہ سرحد میں ۹۵ فیصدی اور کشمیر میں بھی ۹۵ فیصدی ہے۔

صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر روزویلٹ پر ۱۵ فروری ایسے وقت میں جبکہ ان کے اعزاز میں ایک پارٹی دی جا رہی تھی۔ ایک شخص نے گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ حملہ آور کی گولیوں سے مسٹر روزویلٹ تو بچ گئے لیکن چھ اور اشخاص سخت مجروح ہو گئے حملہ آور کو گرفتار کر لیا گیا۔

سابق وزیر ترکی رؤف پاشا قلمرو آصفیہ کی سیاحت کی غرض سے ۱۵ فروری حیدر آباد دکن پہنچ گئے۔

جنیوا سے ۱۶ فروری کی اطلاع ہے کہ منچوکو کے مسئلہ پر مشورہ کرنے کے لئے جو ممالک انیس ارکان کی کمیٹی میں شامل تھے انہیں دعوت نامے بھیج دئے گئے ہیں۔ جب تک اسمبلی کمیٹی کی رپورٹ منظور نہیں کریگی۔ اس وقت تک روس اور جمہوریہ امریکہ کو مدعو نہیں کیا جائیگا۔ اسی سلسلہ میں جاپانی نمائندہ نے اعلان کیا ہے کہ اسمبلی میں جاپانی نمائندہ صرف یہ کہنے کے لئے شریک ہوگا کہ جاپان مجلس اقوام سے علیحدگی اختیار کر رہا ہے۔

بلجیم کی سوشلسٹ جماعت نے ایک اخبار کو معطل کر دینے کی وجہ سے وزیر داخلہ کے خلاف ملامت کی تجویز پیش کی تھی جو ۱۶ فروری برسلز میں ۷۲ آراء کے مقابلہ میں ۸۲ آراء کی اکثریت سے منظور ہو گئی اس پر مجلس وزراء نے استعفیٰ دیدیا۔ لیکن بادشاہ نے کابینہ کا استعفیٰ منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ اسی دوران میں ۱۳ آزاد خیال ارکان نے اعلان کیا ہے کہ ہم پہلے کابینہ کی شرائط پر ہی نئی وزارت مرتب کرنے پر تیار ہیں۔

استرداد برار کے متعلق ۱۶ فروری دار العوام میں سر ریجنالڈ کریک نے دریافت کیا کہ کیا اہل برار کی بے چینی کو پیش نظر رکھتے ہوئے وزیر ہند اس امر کا یقین دلائیں گے کہ برار کسی حالت میں بھی ہز اگزالٹڈ ہائی نس نظام کے انتظام میں نہیں دیا جائیگا۔ سر سیموئیل ہور نے کہا۔ میں نے پہلے ایک موقع پر جو جواب دیا تھا۔ اس میں بالکل اضافہ کرنا نہیں چاہتا۔

مسٹر رنگا آئر نے گورنر جنرل سے درخواست کی تھی کہ مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کے بل اور اچھوت ادہار کے بل کو گزٹ آف انڈیا میں شائع کیا جائے۔ اب سکرٹری لیجسلیٹو اسمبلی کی طرف سے سرکاری طور پر انہیں اطلاع دی گئی ہے کہ ان بلوں کو گزٹ میں شائع کرنے کے لئے گورنر جنرل کو کافی وجوہ نظر نہیں آتے۔

حکومت بنگال نے اعلان کیا ہے کہ چٹاگاؤں کے اسلحہ خانہ پر حملہ کے حقیقی بانی سوریا سین کو جو شخص گرفتار کرا دیگا اسے دس ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اس مقدمہ کے دیگر مفرور ملزموں کی گرفتاری کے لئے تین ہزار نو سو روپیہ کے مجموعی انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔

اسمبلی کے ۱۱۵ ارکان نے وائسرائے کی خدمت میں عرضداشت بھیجی ہے کہ اچھوتوں کے مندروں میں داخلہ کے بل کے جلد پیش ہونے کے متعلق سہولت بہم پہنچائی جائے۔ لیکن اس کے خلاف ۱۲۷ ارکان اسمبلی نے درخواست کی ہے کہ اس قسم کی کوئی سہولت بہم نہ پہنچائی جائے۔

چوہدری گردہاری لال وزیر اعظم ریاست الور نے ۱۶ فروری دہلی میں ایک ملاقات کے دوران میں بتایا۔ کہ فری پریس کی ان اطلاعوں میں کوئی صداقت نہیں کہ میں مستعفی ہو گیا ہوں یا مہاراجہ گدی سے دست بردار ہونے والے ہیں۔

لاسلکی کے آلات رکھنے کے متعلق ۱۶ فروری اسمبلی میں سر فرینک نائس نے ایک مسودہ قانون مجلس منتخبہ کے حوالے کرنے کے لئے پیش کیا۔ آپ نے کہا کہ اس مسودہ قانون کا منشاء یہ ہے کہ لاسلکی کے آلات بغیر لائسنس رکھنا ممنوع قرار دیا جائے۔ مختلف ارکان کی تقریروں کے بعد بل مجلس منتخبہ کے سپرد کرنے کی تجویز منظور ہو گئی۔

ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑھنے کے لئے جو مہم ہندوستان پہنچی ہے۔ اس کے قائد مسٹر رٹلج ۱۶ فروری کو کلکتہ سے اپنی جماعت کے ساتھ دارجیلنگ روانہ ہو گئے۔

"لبرٹی" کلکتہ کا بیان ہے کہ حکومت بنگال دہشت انگیزوں کے مقابلہ کے لئے ایک نئے لائحہ عمل پر غور کر رہی ہے وہ سکیم یہ ہے کہ صوبہ میں ایک مقام سے دوسرے مقام تک جانے کے لئے پروانہ راہداری کا سسٹم جاری کیا جائے۔ ہر مشتبہ سیاسی آدمی کے لئے ضروری ہوگا کہ جب وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جائے تو پروانہ راہداری حاصل کرے۔

رائے بہادر موہن لال کی وفات سے مجلس قانون ساز پنجاب میں جو جگہ خالی ہوئی ہے اس کے لئے دوسرے امیدواروں کے علاوہ انبالہ کے ایک ہندو وکیل کی اہلیہ بھی کھڑی ہوں گی۔ پنجاب کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ایک خاتون مجلس قانون ساز کے لئے کھڑی ہوئی۔

مجلس قانون ساز یوپی میں ۱۵ فروری کو ۲۰ آراء کے خلاف ۴۶ آراء کی اکثریت سے یہ تجویز نامنظور کر دی گئی کہ نئے دستور اساسی کے عمل میں آنے سے پہلے خوشگوار فضا پیدا کرنے کے لئے تمام سیاسی قیدیوں کو عام معافی عطا کر دی جائے۔ فنانس ممبر نے حکومت کی طرف سے جواب دیتے ہوئے کہا کہ جب تک کانگرس اپنے راستہ پر چلتی رہیگی عام معافی کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ جیل خانہ کی کوٹھریوں کی کنجی درحقیقت خود کانگرس کے اپنے ہاتھ میں ہے۔

پنڈت مالویہ نے گاندھی جی کو تار دیا ہے کہ میں اصولاً اس بات کے خلاف ہوں کہ ہمارے مندروں کے انتظام میں بالواسطہ طور پر قانونی مداخلت کی جائے۔ اس لئے میں مسٹر رنگا آئر کے مندر پرویش بل کے خلاف ہوں یہ ایک غلط اصل وضع کرتا ہے۔ ہمیں اس سوال کا فیصلہ صرف پر امن ترغیب سے کرنا چاہیئے اور داخلہ مندر کے متعلق مسٹر رنگا آئر کا بل فوراً واپس لے لینا چاہیئے۔

سونے چاندی کا نرخ امرتسر کے بازار صرافہ میں ۱۸ فروری کو حسب ذیل تھا۔

سونا ولائتی ۳۲ روپیہ ۱ر۔ سونا نیشنل بنک ۳۲ روپیہ ۳ر سونا دیسی ۳۰ روپیہ ۱ر سونا معاہدہ ۳۰ روپیہ ۱ر۔ چاندی ولائتی ۴۹ روپیہ ۱۲ر سو تولہ چاندی دیسی ۴۹ روپیہ ۱۳ر چاندی تھوبی ۴۸ روپیہ ۴ر چاندی معاہدہ ۴۹ روپیہ ۱۲ر پونڈ ۱۸ روپیہ ۶ر

کپتان ہٹسن جنہیں شورش کے دنوں میں برطانوی افواج کے ساتھ الور بھیجا گیا تھا۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے انہیں واپس بلا لیا ہے اور ان کی جگہ مہاراجہ الور نے ایک ہندو لالہ کو ریونیو ممبر مقرر کیا ہے۔

ہندوستان سے اب تک ایک ارب ۱۲ کروڑ ۶۳ لاکھ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو جا چکا ہے۔

مہاراجہ جے پور نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ جاگیرداروں کی جاگیریں ان کے ایسے فرزندوں کو نہیں دی جائیں گی۔ جو تعلیم یافتہ نہ ہوں اس لئے ضروری ہے کہ تمام جاگیردار اپنے لڑکوں کو تعلیم دلائیں۔

چین اور جاپان کے تنازعہ کے متعلق ۱۹ طاقتوں کی جو کمیٹی قائم کی گئی تھی۔ اس کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے جس میں اس